

ایجندڑا

## براۓ اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 28 نومبر 2008

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول ﷺ

سوالات (مکملہ جات مال و کالوں) 1-

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی 2-

میدیکل و ہیلتھ انسٹی ٹیو شرکی کارکردگی پر عام بحث

1178

## صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا دسوال اجلاس

جمعۃ المسارک، 28-نومبر 2008

(یوم الحجع، 29-ذیقعد 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمپر ز، لاہور میں صبح 10 نجگر 6 منٹ پر زیر

صدرات جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطون الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِّنْ نَارٍ۝ فَبِأَيِّ ءَالَّاءِ رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ۝ رَبُّ  
الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ۝ فَبِأَيِّ ءَالَّاءِ رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ۝ مَرَجُ  
الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ۝ بَيْنَهُما تَرْزُخُ لَا يَتَغَيَّبَانِ۝ فَبِأَيِّ ءَالَّاءِ رَبُّكُمَا  
تُكَذِّبَانِ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا الْلُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ۝ فَبِأَيِّ ءَالَّاءِ رَبُّكُمَا  
تُكَذِّبَانِ۝ وَلَهُ الْجَوَارُ الْمُنْشَأَتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَمُ۝ فَبِأَيِّ ءَالَّاءِ  
رَبُّكُمَا تُكَذِّبَانِ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ۝ وَيَقِنَّ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَلِ  
وَالْإِكْرَامِ۝

سورۃ الرَّحْمَن آیات 15 تا 27

اور جن کو پیدا فرمایا گے کے لوکے (لپٹ) سے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوے گے۔ دونوں مشرقوں کا رب اور دونوں مغربوں کا رب۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوے گے۔ اس نے دو سمندر بھائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے۔ اور ہے ان میں روک کہ

ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔ تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوے گے۔ ان میں سے موتي اور مونگا نکلتا ہے۔ تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوے گے۔ اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے بھاڑ۔ تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوے گے۔ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

و ما علینا الابلاع ۰

نعت رسول مقبول ﷺ جناب افضل نوشاہی نے پیش کی۔

### نعت رسول مقبول ﷺ

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی  
اک شیریں جھلک اک نوری ڈھلک تفہ و تاریک ہے زندگی یا نبی  
اے نوید مسیح اتیری قوم کا حال عیسیٰ کی بھیڑوں سے بدتر ہوا  
اس کے کمزور اور بے ہنزہ اتحہ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبی  
کام رکھا صرف ہم نے اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے  
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردار امتی یا نبی  
زیست کے تپتے صحرا میں شاہ عرب تیرے اکرام کا ابر برسے گاکب  
کب ہری ہوگی شاخ تمنا میری کب مٹے گی میری تشنگی یا نبی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجمنٹ پر محکمہ مال  
وکالوں نیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیے جائیں گے۔

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، موہل صاحب!

جناب آصف منظور موہل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ  
اچھی بھلی پڑڑی پر گاڑی چل رہی تھی اس کو آج پڑڑی سے اتار دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو ہاؤس میں کرنے والی نہیں ہوتیں، آپ کی مربانی، بات کو  
سمجھا کر جائے۔ اللہ کے فضل سے گاڑی پڑڑی پر ٹھیک چل رہی ہے۔

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ 10 بجے کا ہی ٹائم رکھ لیا کریں۔  
دوسری بات یہ ہے کہ آج کم سے کم پوائنٹ آف آرڈر لیجئے اور سوالات زیادہ پوچھیں۔

جناب سپیکر: جناب نے پہل کردی ہے اور لوگوں کو کہہ رہے ہیں کہ نہ کریں How is it possible? جو ممبر ان کا right ہے وہ ختم نہیں کیا جا سکتا۔  
لیفٹینٹ کرنل (ر) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر  
جناب سپیکر: بھی، فرمائیں!

لیفٹینٹ کرنل (ر) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! B.A/B.Sc دو سال کا کورس ہے اس کی کلاسیں 15۔ ستمبر 2007 سے شروع ہوئیں اور اس کے امتحان مارچ 2009 کو ہوں گے۔ ابھی پنجاب یونیورسٹی اور جو بھی ارباب اختیار ہیں انہوں نے ایک مینہ مزید ایڈونس کر دیا ہے۔ یہ کورس Students are under pressure, teachers are also under pressure، اس کا normal period ہے، یہ سواد و سال میں کر رہے ہیں۔ میں نے اس کی investigation کی تھی وہ کہتے ہیں کہ ہمارے میٹرک، ایف اے، ایف ایس سی کے امتحان کے ساتھ یہ clash کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی متعلقہ وزیر تعلیم پہاں پر موجود نہیں ہیں جب وہ آجائیں گے تو پھر آپ کی ان سے بات کروادیں گے۔  
محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بھی، محترمہ! میں آپ سے یہ اپیل کروں گا کہ یہ question hour انتہائی ضروری ہوتا ہے اس لئے آپ اس میں ذرا پوائنٹ آف آرڈر سے پرہیز کیا کریں۔  
محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ایک اخبار کی خبر کی طرف نشاندہی کرنے جا رہی ہوں۔ یہ آج کے روزنامہ "پاکستان" کے back page پر خبر ہے۔ یہ خبر پڑھ کر حقیقتاً دل شدید افسردہ بھی ہے کہ فیصل آباد میں "چیف سینکڑی" کے دورے کے دوران ماؤن افسر دل کا دورہ پڑنے سے ہلاک۔ یہ کس قسم کی good governance ہے کہ ایک دل کا مریض ہے اور اس کی بنی کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ "ہارت کا مریض ہونے کے باوجود میرے والد کو خوفزدہ کیا گیا، اللہ سے انصاف مانگتی ہوں" ایک corrupt officer اور شریف شہری میں فرق کرنا بہت ضروری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی۔ بڑی مربانی۔  
محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میری بات کامل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: پھر وہی بات، دیکھیں! پھر میں کس طرح ان سوالات کو پورا کر پاؤں گا؟  
چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی کل دو  
دن سے ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان کے شر ممبئی میں کچھ واقعات ہو رہے ہیں، وہاں کی جو حکومت  
ہے ان لوگوں نے اور وہاں کے پرلیس میڈیا نے پاکستان پر الزامات لگائے ہیں۔ یہ انتہائی شرم کی بات  
ہے کہ ہم ایک طرف تو ان سے تجارت کرنے کی بات کرتے ہیں تو وہ اس کے بد لے میں کبھی ہمارا پانی  
بند کرتا ہے، کبھی کچھ کرتا ہے اور ہم اس سے دوستیاں بڑھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے جو وزیر خارجہ  
ہیں وہ اس وقت وہاں پر ہندوستان میں موجود تھے اور انہوں نے کوئی bold step نہیں لیا،  
کوئی bold stance نہیں لیا، اس معاملہ میں ہماری حکومت اور ہمارے لوگوں نے کوئی مضبوط  
موقف اختیار نہیں کیا تو شرم کی بات ہے کہ ہندوستان والے ہم پر ہمیشہ الزام لگاتے ہیں اور مسلمانوں  
پر الزام لگائے جاتے ہیں۔ ہمیں تبھی کامظاہر کرنا ہو گا اور ہمیں اس ایوان کی وساطت سے اس پر اپنی  
آواز بلند کرنی ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا یہ point ریکارڈ ہو گیا ہے۔ بہت مربانی۔ بس، شکریہ۔ ہماری تبھی تک اللہ کے  
فضل سے موجود ہے۔ وہ issue federal ہے، اس کا جواب وہ خود دیں گے۔  
چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ انتہائی ظلم ہے۔ اس پر ہماری حکومت کو مضبوط موقف  
اختیار کرنا چاہئے۔

#### سوالات (محکمہ جات مال و کالوں زیر)

#### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: جی، بڑی مربانی۔ اب ہم سوالات کی طرف چلتے ہیں۔ میاں نصیر احمد صاحب! آپ کا  
سوال ہے، نمبر بولئے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7 ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کریں، کیا کریں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ چاہ رہا ہوں کہ سوال نمبر 7 اور 8 چونکہ relevant ہیں اس لئے ان کو اکٹھا کر دیا جائے، اس طرح نام بھی پچے گا کیونکہ یہ ایک دوسرے سے بالکل متعلقہ سوال ہیں۔

جناب سپیکر: یعنی آپ کا اگلا دوسرا سوال، ٹھیک ہے۔ ان دونوں کو یکجا کر لیا جائے۔ جی۔

### صلح لاہور میں پنجاب حکومت کی ملکیتی اراضی

اور متعلقہ دیگر تفصیلات

\*7: میاں نصیر احمد: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صلح لاہور میں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی کتنی ہے اور یہ کس کس موضع میں واقع ہے اور اس اراضی کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ب) پہلے 10 سال میں لاہور میں موجودہ جو سرکاری اراضی مختلف لوگوں کو الٹ / لیزیا فروخت کے ذریعے دی گئی ہے، ان افراد کے نام اور اراضی کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز ( حاجی محمد اسحاق):

(الف)

نمبر شمار	نام موضع	موجودہ صورتحال
16-15502	لاہور چھاؤنی	-1
76-12	اچھرہ	-2
255-01	کملہاں	-3
5-18	ہیتر	-4
2339-10	بگالی	-5
800-14	برکی	-6

527-07	جامن	-7
310-07	بھسین	-8
109401	کاہنہ	-9
20912-06	کل رقبہ	20912 کنال

دیگر تفصیل بابت موجودہ صورت حال روپرٹ علاقہ پتواری برائے ملاحظہ یوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل فروخت اراضی نزول ضلع لاہور یوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

### ڈیپکس ہاؤسنگ اخباری لاہور کے زیر قبضہ حکومت پنجاب کی اراضی و معاوضہ کی تفصیل

\* میاں نصیر احمد: کیا وزیر کا لوئیز از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیپکس ہاؤسنگ اخباری نے حکومت پنجاب کی اراضی اپنے قبضہ میں لی ہوئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل رقبہ کتنا ہے اور کس کس موضع میں واقع ہے؟

(ج) اگر حکومت پنجاب نے ڈیپکس ہاؤسنگ اخباری سے اپنی اراضی کے عوض معاوضہ وصول کیا ہے، تو بتایا جائے کہ کس اراضی کا لئنا معاوضہ وصول کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کالونیز ( حاجی محمد اسحاق):

(الف) درست ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام موضع	رقبہ
3684-01	لاہور چھاؤنی	-1
100		کنال
30-06		کنال
03814-07	ٹوٹل	

کمال 178-12	-2
ہمیر 155-00	-3
بھگال 477-09	4
برکی 13-11	-5
کل رتبہ 4638-19	کنال

(ج) ڈیپس ہاؤسنگ اتھارٹی نے کسی بھی اراضی کا کوئی بھی معاوضہ حکومت پنجاب کو ادا نہ کیا ہے۔ میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ان دونوں سوالوں میں مجھے جواب دیئے گئے ہیں۔ ایک دفعہ پھر افسر شاہی نے اپنے روایتی ہتھکنڈوں کو سامنے رکھتے ہوئے انتہائی غلط جواب دیئے ہیں۔ لاہور کے اندر جو illegal land grabbing committee بھی ہے میں اس کا ممبر ہوں، مجھے یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی لاہور کے اندر میں ہزار کنال سرکاری اراضی ہے جبکہ ڈی سی او نے record on جو ڈیٹا اکٹھا کیا ہے وہ دو لاکھ چھتیس ہزار آٹھ سو کنال گورنمنٹ آف پنجاب کی لاہور کے اندر اراضی ہے۔ اس کے علاوہ لاہور کے 356 موضع جات ہیں، یہاں پر صرف 9 موضع جات کی جگہ بتائی گئی ہے جن میں صرف سرکاری اراضی ہے تو میری جہاں پر رہائش ہے اس کے اندر 900 کنال گورنمنٹ آف پنجاب کی اراضی ہے اور اس کو بھی یہاں پر mention نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ سوال نمبر 8 میں ڈی۔ اتفاق۔ اے نے جو حکومت پنجاب کی اراضی کو acquire کیا ہے اس سے بڑا اور کوئی ظلم نہیں ہو سکتا کہ حکومت پنجاب کی اراضی جو لوگوں کی امانت ہے وہ بقول ڈی۔ اتفاق۔ اے ساڑھے چار ہزار کنال اراضی پر انہوں نے قبضہ کیا ہے اور ایک بھی گورنمنٹ آف پنجاب کو ادا نہیں کی گئی ہے، پھر پچھلے آٹھ سال کے اندر انہوں نے جو جگہ acquire کی ہے اگر اس کی مالیت لگائی جائے تو تقریباً چالیس ارب روپیہ بنتا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی حساس issue ہے اس کے اندر ابھی جواب بھی ٹھیک نہیں دیا گیا، اگر تمام سرکاری اراضی کو یہاں پر بتایا جاتا تو یہ تین کھرب روپے کی اراضی بنی تھی۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ان تمام معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا جواب تو آنے دیں نا!

میاں نصیر احمد: نہیں۔ میں جو گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کیونکہ ایک جواب سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا میری یہ درخواست ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی بات سنوں گا لیکن ان کو جواب تو دینے دیں پھر آپ ضمنی سوال کر لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالوں یز ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جواب تو سوال کا دیا ہوا ہے کہ "جتنے موضعات تھے ان کے مطابق باقی جو موضعات ہیں ان میں رقبہ کسی نہ کسی سیکیم میں ہوتا ہے، جیسے کسی بھی سرکاری دفتر کے لئے، کسی مقصد کے لئے جو الامنٹ کر دی جائے وہ رقبہ اس میں شامل نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے اس میں گزارش کی تھی کہ گورنمنٹ آف پنجاب کا رقبہ کدھر ہے؟ چاہے وہ کسی سوسائٹی میں ہے، چاہے کسی سرکاری دفتر کے پاس ہے لیکن اس کی ملکیت تبدیل نہیں ہو سکتی تو اس میں، میں بتانا چاہ رہا ہوں کہ لاہور کے 356 موضع جات ہیں اور ہر موضع جات کے اندر 200,500 کنال اراضی ہے۔ اس میں یہ تمام mention نہیں کیا گیا۔ تمیرا ڈی۔ ایچ۔ اے نے جو اراضی acquire کی ہے وہ ساڑھے چار ہزار کنال بغیر کسی این۔ او۔ سی کے اور بغیر کسی legal entity کے acquire کی ہیں۔

وزیر مال و کالوں یز ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جہاں تک میاں نصیر صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو تمام موضع جات کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہوتی ہے جہاں سے وہ جب چاہیں، جس وقت چاہیں چیک کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ان کا related question No.8.1 ہے کہ ڈی۔ ایچ۔ اے نے کیا ہے، وہ ڈی۔ ایچ۔ اے کو زمین پچھلے امریت کے دور میں ہی الٹ ہوئی ہے اور اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیا گیا۔ اگر اس بارے میں کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں تو میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

محترمہ نگmet ناصر شیخ: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بتاہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات سنیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں پہلے کھڑی ہوئی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کو بہت موقع ملتے ہیں اور ان کو بہت کم موقع ملتا ہے۔ بڑی مریانی، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ گھنٹ ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ سرکاری زمین مختلف لوگوں کو الاث کی گئی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہ زمین الاث کی گئی ہے، لیز پر دی گئی ہے یا فروخت کی گئی ہے ان میں سے کسی سرکاری ملازم کو بھی یہ زمین دی گئی ہے؟

وزیر مال و کالونیر ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہاں پر صرف زمین کی تفصیل بتائی گئی ہے، الامٹنٹ کے متعلق پوچھا گیا ہے، کوئی سوال ایسا نہیں تھا لیکن اس میں یہ ہے کہ سرکاری ملازم کو زمینیں الاث نہیں ہوتی ہیں، پلاٹ الاث ہوتے ہیں جو آمریت کے دور میں ہے یا آپ کے policy میں ہے۔ matter

محترمہ گھنٹ ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ ایک ہی ایک ہی پیشہ ہو گئی نال۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ ضمنی سوال پر ہیں۔

جناب محمد یسین سوہل: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ، آپ کی طرف بھی آ رہا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپشن ہاؤسنگ اخراجی لاہور آرڈیننس 1999 کی کس کلازی قانون کے مطابق کسی بھی سرکاری اراضی پر قبضہ کرنا اس کا حق بن جاتا ہے یا مکملہ مال نے خود ہی ڈی۔ ایچ۔ اے کو قبضہ کرنے کا اختیار دیا ہوا ہے؟ پھر جز (ب) کے جواب کے مطابق 46 ہزار 38 کنال اور 19 مرلے حکومت پنجاب کی اراضی پر ڈی۔ ایچ۔ اے نے قبضہ کیا ہے اور ادائیگی بھی نہ کی گئی ہے۔ یہ کس کلاز کے تحت اور کس اصول کے تحت اس پر قبضہ کیا گیا ہے؟

وزیر مال و کالونر ( حاجی محمد اسحاق) : جناب سپیکر! محترم رکن اسمبلی کے سوال کے مطابق جو رو لزیں وہ آمریت میں قانون یا رو لزیا اور ڈر نہیں چلتے ہیں، وہاں پر آرڈیننس ہی جاری ہوتا ہے اور حکم جاری ہو جاتا ہے تو بورڈ آف ریونیون نے کر دیا ہو گا؟ میں کسی قسم کا غلط جواب دینے کے لئے تیار بھی نہیں ہوں۔ میں بالکل یہ کہوں گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ مجھے صرف یہ اس آرڈیننس کا حوالہ دیں۔ آپ اس چیز کا نوٹس لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، میں اس کا نوٹس لے رہا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔

جناب محمد یسین سوہل: جناب سپیکر! آپ نے پہلے مجھے اجازت دی۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی بات سننا چاہتا ہوں۔

جناب محمد یسین سوہل: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ --- (قطع کلامیاں)

**MR. SPEAKER:** Order please. Order in the House.

جناب محمد یسین سوہل: بٹھائیں، جناب! ان سب کو بٹھادیں، میں بات کر رہا ہوں۔ میرے بعد یہ بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نہ ان سے گھبرائیں، وہ میرے لئے کھڑے ہیں۔ وہ مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد یسین سوہل: جناب سپیکر! میاں نصیر صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کا جو جواب دیا گیا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل غلط جواب ہے۔ اس پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنی چاہئے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک گاؤں سے لے کر دوسرے گاؤں میں جتنے راستے ہوتے ہیں ان کا بھی ذکر نہیں کیا گیا وہ سارے کے سارے راستے ڈی۔ اتھے اے نے شامل کر لئے ہیں، شاملات کی زمین ہے، گاؤں میں جتنے کھال ہوتے ہیں، نہریں ہوتی ہیں وہ تمام کا تمام رقبہ انہوں نے اپنی سوسائٹی کے اندر ڈال لیا ہے اور حکومت پنجاب کو اس کا کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا گھپلا ہے۔ اس پر فوری ایک کمیٹی بنی چاہئے تاکہ اس کمیٹی کے ذریعے اس بات کا پتا چلا جایا جاسکے کہ یہ کتنے اربوں، کھربوں

روپے کی رقم ہے جو ہم وصول کر سکتے ہیں، آج ہم کتنے بڑے مسائل سے دوچار ہیں، اگر ہم وہ رقم ان سے وصول کر لیں گے تو ہمارے تمام کے تمام یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اس پر فوری ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس کا پتا چلا جایا جاسکے کہ ڈی۔ ایچ۔ اے والوں نے کتنا رقبہ ہڑپ کیا ہوا ہے اور اس پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیر ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جہاں تک میاں صاحب کے سوال کا تعلق ہے مجھے اس بات سے کوئی اعتراض نہیں ہے، بلکہ کوئی بھی ارباب اختیار کی کمیٹی بنادی جائے جو اس بات کا action کہ حکومت کے اتنے رقبے کو کیوں لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ہم اس میں کمیٹی بناتے ہیں۔

وزیر مال و کالونیر ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میری یہ بھی گزارش ہے کہ کمیٹی چھوٹی اور powerful بھی ہوئی چاہئے۔

جناب سپیکر: اللہ کے نصل و کرم سے powerful کمیٹی بنائیں گے۔ جی، میں کمیٹی بنانا چاہتا ہوں۔ بنا دی جائے؟

آوازیں: جی، بنادی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! جو settled norms of rules ہیں اگر ہم ان کے قریب رہ کر چلا گئیں گے تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہے۔ یہاں پر ایک on the floor of the House کی تھی کہ صحیح جواب آنا، صحیح information آنا اس ہاؤس کا right ہے اور اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ اس کو violate کرتا ہے تو وہ اس ہاؤس کے استحقاق کو مجرور کرتا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی جگہ پر بھی کوئی ممبر یہ سمجھے کہ یہ جواب غلط ہے تو وہ اپنی تحریک استحقاق لائے، ہم اس تحریک استحقاق کو discuss کریں گے اور اگر وہ reasonable تو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں گے۔ رانا عبدالرحمن صاحب اسی بنیاد پر ایک motion لائے۔ ان

کی وہ motion کل پیش ہوئی اس پر میں نے آج ڈیپارٹمنٹ کو بلوایا لیکن Department was unable to answer اور میں نے ان سے کہا ہے کہ جب آپ take up کریں گے I will accept that لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے پیش کیٹیاں یا other کیٹیاں بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بھی اسے دیکھ لیں۔ ہاؤس کی sense یہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ گھپلے ہوئے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں 40 ارب کی recovery ہونی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! ہر معاملے کے لئے ایک طریق کا رہے اگر جواب غلط ہے تو یہ تحریک استحقاق لائیں۔ جس ڈیپارٹمنٹ نے بھی غلط جواب دے کر اس ہاؤس کا استحقاق مجرد کیا ہے اس ڈیپارٹمنٹ کو وہاں آکر answerable ہونا پڑے گا۔ اگر یہ گھپلے ہوئے ہیں تو پھر یہ ہاؤس power in ہے کہ یہ اس کی انکوائری C.M.I.T یا ینٹی کرپشن سے کرانے۔ مثال کے طور پر اگر ہم کمیٹی بنادیتے ہیں وہ کمیٹی انکوائری کرنے کے بعد کہتی ہے کہ گھپلے ہوئے ہیں جو کہ میں اب بھی کہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسے محترم فرمارہے ہیں کہ وہاں گھپلے ہوئے ہیں۔ پھر مساوئے اس کے کہ اس معاملے کو politicalize کیا جائے اور ملزمان کو کسی نہ کسی عدالت سے اس بات سے relief ملے کہ political victimization ہو رہی ہے تو بہتر نہیں ہے کہ جو ادارے اسی مقصد کے لئے ہیں وہاں بھی دیکھنے سے، ڈھونڈنے سے کوئی نہ کوئی بہتر آفیسر مل جائے گا۔ یہ جس سے کہیں اس سے انکوائری کر دیتے ہیں اور اس انکوائری کے رزلٹ میں مقدمہ درج ہو جائے گا اور اس میں کسی قسم کا کوئی قانونی سقم بھی نہیں ہو گا اور نہ رٹ ہو گی اور گھپلا کرنے والے لوگوں کو relief مل جائے گا۔

جناب محمد یسین سوہل: جناب سپیکر! اس میں اربوں روپے کا مسئلہ ہے لہذا اس پر کمیٹی نہیں چاہئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ماہ ایوان میں جمع والے دن میاں چنون کے بارے میں راجہ ریاض صاحب نے جواب دیتے ہوئے <sup>categorically</sup> کہ ماہ 2000 کے بعد میاں چنون میں کوئی کام نہیں ہوا۔ آپ نے کہا تھا کہ اگر جواب غلط ہے تو پھر آپ کا استحقاق بتا ہے آپ تحریک استحقاق لائیں اور آپ نے اس بات کو commit کیا تھا کہ اگر آپ ثبوت لائیں گے تو آپ کی تحریک استحقاق نہیں ہے۔ اب میرے پاس ثبوت ہیں۔

جناب سپیکر: جب تحریک استحقاق کا <sup>لام</sup> ہو گا تو اس وقت بات کرنا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اسی کے ساتھ related ہے غلط جواب اور پھر اس پر منسٹر کا اس بات پر بضد ہونا۔

جناب سپیکر: آپ تحریک استحقاق لائیں، اس پر غور کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے تحریک استحقاق جمع کرائی ہوئی ہے لیکن میری آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے اسے شامل نہیں کیا۔

جناب سپیکر: شکایت نہ کریں، جا کر ہماری کارڈ یکھیں۔ پھر میرے ساتھ بات کرنا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: شامل کر دی ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ کو یہ نہیں بتا سکتا کہ شامل ہے کہ نہیں لیکن آپ ریکارڈ یکھیں اگر آپ کی تسلی ہو گی تو ٹھیک ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب نے ہر جز کے جواب میں کہا ہے کہ یہ آمریت کے دور میں ہو ایسے پچھلے 9 مینوں سے کیا کر رہے ہیں؟ اگر پچھلے دور میں کوئی ہوئی ہیں اور اگر یہ موجود exist کرتے ہیں تو یہ ان چیزوں کا notice کیوں نہیں لیتے؟

جناب سپیکر: جی، وہ لے رہے ہیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو کمیٹی کے حوالے سے بات کی ہے میں بالکل ان کی بات کو second کرتا ہوں۔ یہ بہت اچھا قدم ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ والوں کو بلا تے ہیں اور ان کی باز پُرس کی جاتی ہے لیکن یہ منسٹر کس لئے ہیں، یہ محکمے کس لئے ہیں؟ اگر رانا شناہ اللہ صاحب نے Ben کر ہر چیز کا جواب دینا ہے تو پھر باقی منسٹر کو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے؟ Swiss army life ہو متی بچوں سے پیپلز پارٹی اور نواز لیگ کے ممبران ہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے وزراء سوالات کے جوابات صحیح نہیں دے رہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کا notice یہ بات نہیں ہے کہ ہر irregularities کا جواب رانا شناہ اللہ صاحب کے پاس ہے باقی ممبر م موجود ہیں، باقی محکمے موجود ہیں، باقی وزراء موجود ہیں وہ تیاری کر کے آئیں اور اپنے محکموں کا خود notice لیں۔ شکریہ ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کیا ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! یہ اتنا ہم معاملہ ہے لہذا میری گزارش ہے کہ اس کے لئے کمیٹی بنادی جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر مال واضح کریں گے کہ لیز پالیسی کیا ہے؟ جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ لیز پالیسی کیا ہے؟ اگر یہ ایوان کو بتا دی جائے تو میرے خیال میں کافی confusion دور ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! معزز رکن لیز پالیسی پوچھنا چاہتے ہیں۔

وزیر مال و کالونیز ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! 1997 سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے لیز پر زمین دینے کی پالیسی پر ban گا ہو اے اس کے بعد دوبارہ پڑھ پر زمین نہیں دی گئی۔ ابھی اس بارے میں پالیسی بن رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: اگر ban تھا تو ان دس سالوں میں لیز پر زمینیں کیوں دی گئی ہیں؟

وزیر مال و کالونیر ( حاجی محمد اسحاق) : جناب سپیکر! حکومت کی پالیسی کے مطابق سمری بھیجی گئی ہے کہ دوبارہ ان زمینوں کو پٹے پر دے تاکہ اسے کارآمد مقاصد میں لایا جاسکے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! جب ban لگا ہوا ہے تو پھر لیز پر دینے کا کیا منطق ہے؟

جناب سپیکر: پیزدیکھیں کہ کتنے ضمنی سوالات ہونے چاہیئے۔ آپ نے تو ایک ہی سوال پر اتنے ضمنی سوال کر دیئے ہیں۔

محترمہ نگت ناصر شیخ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے میرے سوال کا یہ جواب دیا تھا کہ اس سوال میں لیزیا الائمنٹ کے لئے سوال ہی نہیں کیا گیا جبکہ اس کا جز (ب) ہی ہے دس سالوں میں سرکاری اراضی مختلف لوگوں کو الٹ یا لیز یا فروخت کے ذریعے دی گئی ہے ان افراد کے نام اور اراضی کی تفصیل فراہم کی جائے۔ میرا سوال یہ تھا کہ یہ زمین، پلاٹ، رقبہ سرکاری ملازمین کو دیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: کون سے سوال کا جز (ب) ہے؟

محترمہ نگت ناصر شیخ: جناب! سوال نمبر 7 کا جز (ب) ہے۔

جناب سپیکر: منظر صاحب! محترمہ کہہ رہی ہیں کہ سوال نمبر 7 کے جز (ب) کے مطابق جواب دینا تھا۔

جناب جو سیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! ---

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: پلیز، بات تو سنبھل دیں۔ پہلے ان کا ضمنی سوال آیا ہوا ہے۔ آپ interrupt کرتے ہیں۔ موہل صاحب! تشریف رکھیں۔

محترمہ نگت ناصر شیخ: سرکاری ملازمین کو زمین، پلاٹ یا رقبہ دیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر مال و کالونیر ( حاجی محمد اسحاق) : جناب سپیکر! جہاں تک سرکاری زمین کی الائمنٹ کا تعلق ہے تو سوائے جرنیلوں کے کسی بھی سرکاری ملازم کو آباد کاری یا چراگاہ سکیم میں زمین الٹ نہیں ہوتی۔

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا کہ اگر lease پر ban تھا تو پھر کس بنیاد پر یہ زمینیں lease پر دی گئی ہیں، کیا وجہ تھی، کون سی ایر جنسی تھی؟ کونی آفت آرہی تھی کہ ban کے باوجود زمینیں lease پر دینا ضروری تھا؟

جناب سپیکر: منشہ صاحب! کیس ایسا تو نہیں کہ پہلے ان کے پاس lease اچل رہی ہو اور اسی کو دوبارہ کر دیا ہو؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ کسی اور کو بھی موقع دیں۔ آپ نے سوال کر لیا ہے۔ جی، منشہ صاحب!

وزیر مال و کالونیز ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! اب دوبارہ پالیسی کے لئے لکھا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق انھیں زمینیں الٹ کر دی جائیں گی لیکن ابھی تک کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، جو ban کے باوجود lease کی گئی ہے اس پر آپ کوئی ایکشن لیں گے؟

وزیر مال و کالونیز ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! اگر ban کے دوران کوئی allotment ہوئی ہے تو اس کی نشاندہی کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، شباباش۔ جی، موبائل صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو فرمائیں!

جناب آصف منظور موبائل: جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنے لگا ہوں کہ ابھی آپ نے ہاؤس میں کمیٹی کی بات فرمائی تھی۔ رانشاء اللہ صاحب کا موقف بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے۔ ہم ان کی عزت و احترام کرتے ہیں، ان کی جو بات ہوتی ہے وہ بڑی authentic ہوتی ہے مگر اسی ہاؤس میں ایک Dew bottle کے اندر wrapper آنے پر کمیٹی بن گئی تھی تو پھر D.H.A. میں اتنے بڑے گھپلوں پر آپ کمیٹی بنانے سے کیوں اجتناب کر رہے ہیں؟ یہ کمیٹی بنی چاہئے۔

جناب جو سیل عامر سوترا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) کے بارے میں ہے۔ سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ آکیا یہ درست ہے کہ ڈیپکس ہاؤسنگ اتحاری نے حکومت پنجاب کی اراضی اپنے قبضہ

میں لی ہوئی ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "درست ہے" تو میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ جو جگہ ڈیپکش ہاؤسنگ اخوارٹی نے اپنے قبضے میں لی ہے اسے وائز کرانے کے لئے محکمہ کی کیا پالیسی ہے؟ اسی طرح جز (ج) کے بارے میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گا جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ "اگر حکومت پنجاب نے ڈیپکش ہاؤسنگ اخوارٹی سے اپنی اراضی کے عوض معاوضہ وصول کیا ہے تو بتایا جائے کہ کس اراضی کا لتنا معاوضہ وصول کیا گیا ہے؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "ڈیپکش ہاؤسنگ اخوارٹی نے کسی بھی اراضی کا کوئی بھی معاوضہ حکومت پنجاب کو ادا نہ کیا ہے" تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر حکومت پنجاب کو معاوضہ ادا نہیں کیا گیا تو اس معاوضہ کی وصولی کے لئے متعلقہ محکمہ نے کیا پالیسی اپنائی ہے؟

**وزیر مال و کالونیز ( حاجی محمد اسحاق):** جناب سپیکر! اسی سوال پر دس یا پندرہ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ میں نے تو کمیٹی بنانے کے معاملہ کو بھی oppose نہیں کیا۔ بہر حال جس طرح رانا شاہ اللہ صاحب نے کہا ہے کہ اس بارے میں ہم ایک departmental کمیٹی بنادیں گے اور اس معاوضہ کی ادائیگی کے لئے ضرور لکھا جائے گا۔

**میاں نصیر احمد:** جناب سپیکر! جو سرکاری محکمہ اس کرپشن میں ملوث ہے آپ انکو اڑی کی ذمہ داری بھی اسی کو دینا چاہتے ہیں؟ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

**جناب سپیکر:** میاں نصیر صاحب! اگر آپ کسی special cases کے بارے میں لکھ کر دے دیں تو ہم اس کی انکو اڑی T.M.I.C. کو بھجوادیتے ہیں۔

**میاں نصیر احمد:** جناب سپیکر! کیا یہ special case نہیں ہے؟ وزیر صاحب بھی admit کرتے ہیں کہ کرپشن ہوئی ہے، اس بارے میں کمیٹی بنی چاہئے اور ہم بھی یہی درخواست کر رہے ہیں۔

**وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان):** جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرے بھائیوں کا جو موقف ہے میں اس کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ rules cover committees کرتے ہیں انھیں آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔ جب کمیٹی بنے گی تو اس کے بعد وہ ایک یادو میں میں اس نتیجے پر پہنچ گی کہ یہاں پر کرپشن ہوئی ہے۔ اس کے بعد پھر وہ ایک

رپورٹ بھیجے گی کہ اس مکملہ میں فلاں فلاں جگہ پر کرپشن کی نشاندہی ہوئی ہے۔ دو ماہ بعد جب اجلاس ہو گا تو وہ رپورٹ اخلاص میں آئے گی۔ تین چار ماہ اسی معاملے میں لگ جائیں گے اس کے بعد جب ہاؤس اس رپورٹ کو carry کر لے گا تو پھر حکومت پر لازم ہو گا کہ اس پر کارروائی کرے۔ حکومت پھر اس کی M.I.T.C. یا اینٹی کرپشن سے انکوائری کروائے گی کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی طریق کار نہیں ہے۔ اگر اینٹی کرپشن میں پرچمہ درج ہونا ہے تو وہاں پر اس act میں یہ درج ہے کہ پہلے انکوائری ہو گی پھر اس کے بعد پہچہ درج ہو گا تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو کام آپ چار ماہ بعد کروانا چاہتے ہیں اگر حکومت آج ہی اس کے اوپر ایکشن لینے کے لئے تیار ہے تو پھر اسے چار ماہ delay کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ بہت بڑا گھپلا ہے جس میں بہت سارے سرکاری اہلکار ملوث ہیں۔ انکوائری کے حوالے سے بالکل ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ ایوان کے معزز ارکان پر مشتمل کمیٹی جو رپورٹ پیش کرے گی اس کی ایک blue print کی جیشیت ہو گی اور وہ valid documents ہوں گے اس لئے اس معزز ایوان کی کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس بارے میں ضروری کارروائی ہو سکے۔ یہ دوبارہ انہی افسران کے پاس بھیجننا چاہتے ہیں جو اس سارے گھپلے میں involved ہیں۔ یہ بہت بڑا خُرد بردار ہوا ہے اس میں ان افسران کو pressurize کیا جا سکتا ہے، چونکہ اس میں ایک حساس ادارہ بھی involve ہے اس لئے جیسے ان کا دل چاہے گا وہ ان سے فیصلہ لے لیں گے لمذایہ ضروری اور بتائے کہ کہاں کہاں گھپلے ہوئے ہیں۔ وزیر صاحب بھی willing ہیں، میر اسواں ہے اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کمیٹی نہ بنائی جائے کیونکہ پر اپر ٹیڈیلرز اپنے مفاد کے لئے یہ کمیٹی بنوانا چاہتے ہیں۔ جن کا پلاٹوں والا business ہے وہ یہ کمیٹی بنوانا چاہتے ہیں۔ 1997ء میں برکی روڈ پر یہ کچھ زمین لاٹ ہوئی تھی، اس میں بہت سے سیاست دنوں کے نام آئیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ماضی کی غلطیاں بھی ہیں۔ آج جن کی نظر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سوسائٹی کاہنس پر لگی

ہوئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ وہاں کی allotment بھی ہمیں مل جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ کمیٹی نہیں بنی چاہئے۔ حکومت یہ زمین اپنی تحویل میں لے کر plotting کرے اور غریب لوگوں کو گھر بناؤ رہے۔

جناب جو نیل عامر سو ترا جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب تو لے دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ ہاؤس کی کمیٹی بننے سے یہ کام چار میںے کی تاخیر سے ہو گا تو میں کہتا ہوں کہ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہم چار میںے انتظار کر سکتے ہیں اس لئے کمیٹی بنادی جائے۔

شیخ علاء الدین: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے جو کہ اس مسئلہ کا حل ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاء الدین: جناب سپیکر! میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر acquisition کی کارروائی کے بغیر زمین پر ڈیپس ہاؤسنگ سوسائٹی نے قبضہ کیا تھا تو جن لوگوں کو وہاں پر پلاٹ دیئے گئے ان کو آج تک حکومت پنجاب نے نوٹس کیوں نہیں دیا کہ آپ کو یہ زمین ناجائز طریقے سے الٹ ہوئی ہے، آپ ناجائز قابلِ خریداری ہیں لہذا انکل جائیں۔ اگر یہ ڈیپس سوسائٹی کو کچھ نہیں کہ سکتے، یہ آپ بھی سمجھتے ہیں اور پورا ہاؤس بھی سمجھتا ہے تو کم از کم جن لوگوں نے وہاں پر پلاٹ لئے تھے اور بغیر acquisition کی کارروائی کے لئے تھے تو ان کو آج تک نوٹس کیوں نہیں دیئے گئے؟ دوسراتقریباً 40 ارب روپے کا یہ گھپلابتایا جا رہا ہے۔ شجرہ اور خسرہ نمبر تبدیل نہیں ہو سکتا اس لئے اس پر آج بھی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس علاقے کے اندر جتنے پلاٹ دیئے گئے ہیں انھیں نوٹس دے کر بلا لیا جائے۔ کمیٹی بنانے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کمیٹی کم از کم ان کو ہی بلائے اس طرح ڈیپس ہاؤسنگ سوسائٹی پر pressure پڑے گا اور نہ ڈیپس ہاؤسنگ سوسائٹی پر کسی صورت بھی pressure نہیں پڑ سکتا۔ جن لوگوں نے وہاں پر مکان بنائے ہیں ان کو direct نوٹس دیا جائے کہ آپ نے یہ جگہ غلطی ہے اس کا کوئی انتقال نہیں ہے۔ شجرہ تو ہی ہو گا جو 1840 سے چلا آ رہا

ہے یا P.L.A کے تحت ہو گا جو 1939 کا ہے۔ آپ تو خود ریونیو کو بہت سمجھتے ہیں اس لئے آپ اس معاملے کو اس طریقے سے چلا دیں۔ شکریہ

جناب جو نیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں نے دو ضمنی سوال پوچھے تھے لیکن ابھی تک وزیر صاحب نے ان کا جواب نہیں دیا۔ میں نے آپ کی وساطت سے ان سے یہ عرض کیا تھا کہ حکومت پنجاب کی جوز میں D.H.A نے قبضہ میں لی ہے اس کو اگزار کرنے کے لئے، اسے والپس لینے کے لئے محکمہ نے کیا پالیسی بنائی ہے؟ میرا دوسرا سوال جو (ج) کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ ایک ضمنی سوال کا جواب لیں پھر اس کے بعد دوسرا ہو گا۔ دیکھیں ہم بڑی دیر سے ایک ہی سوال پر اکٹے ہوئے ہیں۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر مال و کالونیز ( حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جماں تک سوال کا تعلق ہے تو اسی کے مطابق جواب دیا گیا ہے اور زمین کے متعلقہ بتایا گیا ہے کہ D.H.A نے اسے قبضہ میں لیا ہے اور کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔ دوسری جتنی بھی باتیں کی جاری ہیں وہ سوال سے متعلقہ نہیں ہیں، irrelevant ہیں لیکن میں جواب دینا چاہوں گا۔ ڈیفس ہاؤس گ سوسائٹی نے جوز میں قبضہ میں لی ہے اس کی plotting ہو چکی ہے۔ ان کی allotment کو چیک کیا جائے گا اور اس کے معاوضے کے لئے لکھا جائے گا۔ باقی اگر مزید تفصیل چاہتے ہیں تو اس کے لئے fresh question دے دیں۔

جناب جو نیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! ہم وزیر صاحب سے جوابات پوچھنا چاہتے ہیں اس کا جواب وہ نہیں دے رہے اور کہہ رہے ہیں کہ یہ irrelevant ہے۔ جس بات میں محکمہ پھنستا ہے، جس بات میں محکمہ کی محکمانہ کمزوریاں سامنے آتی ہیں وہ جواب نہیں دیا جاتا اور عوامی نمائندوں کو یہ کہ کر بٹھادیا جاتا ہے کہ یہ irrelevant ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے باعث افسوس ہے، شرم والی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے، آپ اپنی بات کریں۔

جناب جو نیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں ان سے صرف پالیسی کی بات کر رہا ہوں اور نہ صاحب فرم رہے ہیں کہ یہ irrelevant ہے۔

جناب سپیکر: میں نہیں سمجھتا جو انہوں نے بات کی ہے۔ وہ irrelevant ہے بلکہ relevant ہے۔ باقی ہو رہی ہیں irrelevant بات کوئی نہیں ہو رہی۔ آپ فرمائیں!

جناب و سیم قادر: جناب والا! ہمیں کسی کا pressure نہیں لینا چاہئے۔ (ق) لیگ والے بھی پہلے فوج کے pressure میں رہے ہیں۔ آج ہم بھی اسی pressure میں ہیں۔ اس House کو پورا action کیا چاہئے اور یہ جو اربوں روپے کے گھپلے ہیں منظر عام پر آنے چاہیں۔ A.D.H.O. والوں کو کوئی پوچھنے والا ہو۔ آج موقع ہے پیپلز پارٹی، (ان) لیگ، (ق) لیگ والے بھائیوں کو مل کر اس پر action لینا چاہئے اور یہ جوانوں نے اربوں روپے کا گھپلا کیا ہے اس کو منظر عام پر لانا چاہئے۔ جب تک ہم منظر عام پر نہیں لائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اندر صحیح جمورویت نہیں آسکتی اس لئے آج ہمیں کسی بھی pressure میں نہیں آنا چاہئے۔ اس پر کمیٹی بنانی چاہئے تاکہ ان گھپلوں کا حساب کتاب ہو سکے۔ یہ جتنا بھی جواب آیا ہے یہ سارے کاسارا غلط ہے۔ بہت سارے موضع جات ہیں جن موضع میں سب سے پہلے ڈیفس سوسائٹی بنی ان کا اس میں نام ہی شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ سارے کاسارا جواب غلط نہیں ہے۔ اگر کسی حصے کا جواب غلط ہو گا تو اس کا بھی action یا جائے گا۔ آپ نشاندہی کریں۔ اگر غلط جواب آیا ہو گا تو میں محرک سے کہوں گا یا آپ میں سے جو صاحب بھی مجھے یہ ثابت کر دے کہ مجھے نے غلط جواب دیا ہے تو آپ کا یہ حق ہے کہ آپ اپنی تحریک استحقاق لائیں اور ہم اس پر پوری کارروائی کریں گے۔ رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال پر طویل بحث ہوئی جس میں وزیر موصوف نے اس چیز کو قبول کیا کہ اراضی غلط الاث کی گئی ہے۔ میر اخیال ہے کہ اب آپ ruling کے آپ چیف منسٹر اسکیشن ٹیم سے اس کی انکوائری کروانا چاہتے ہیں یا کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تاکہ ہم اگلے سوالات کی طرف جا سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں وزیر صاحب۔۔۔

میاں نصیر احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب والا! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر ہم House کی کمیٹی بناتے ہوئے بھی، بچپن ہے ہیں تو کیا ایک سول میں گریڈ کا آفیسر D.H.A سے اس کا حساب کتاب لے سکے گا؟ ایک 16 یا 17 گریڈ کے آفیسر کی اگر ہم ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ وہ جا کر انسپکشن کرے تو کیا وہ کر سکے گا؟ آج ہماری اپنی جرأت نہیں پڑ رہی کہ ہم ہمارے ہاں کے اندر بیٹھ کر ایک کمیٹی نہیں بن سکتے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وہ تو پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ I request all of you..

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ (قطع کلامیاں)

حاجی ذوالفقار علی: جناب والا! میں بھی ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں نے floor اعجاز شفیع صاحب کو دیا ہے۔ قواعد و ضوابط کا خیال کیتھے۔ بڑی مرتبی میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب والا! میری بھی چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ نامناسب بات ہے اعجاز شفیع صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ دیکھتے ہیں کیا بات آتی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ نے آج دیکھ لیا، ہم تو شروع دن سے یہ کہہ رہے ہیں بلکہ جس دن سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے اسی دن سے کہہ رہے ہیں کہ کسی بھی منسٹر کی کوئی تیاری نہیں ہوتی بلکہ House کا نام ضائع ہوتا ہے۔ آپ میری گزارش سننے جائیں اور دیکھیں آج اس issue پر حکومتی پارٹی کے اراکین خود کہہ رہے ہیں تو پھر اس میں کیا قباحت ہے، کیوں کمیٹیاں نہیں بنائی جا رہیں، جو گھپلے ہوئے ہیں ان کو کیوں نہیں دیکھا جا رہا۔ پہلے تو یہ الزام تھا کہ (ق) لیگ کی جو

سابق حکومت تھی وہ نہیں کرنے دیتی تھی۔ آج حکومتی اراکین کہہ رہے ہیں اور ہم ان کا ساتھ دے رہے ہیں اس لئے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ House کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کی تحقیقات سات دن کے اندر اندر کر کے ---

جناب سپیکر: پہلے یہ آپ ---

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس میں ایسی کون سی وجوہات ہیں، کون سے چسرے ایسے ہیں جن کو آپ بے نقاب نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب والا! رانا شاہ اللہ خان کے پاس کوئی بات نہیں ہوتی، صرف لفاظی کے لئے وہ ہر بات کو سابق حکومت کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب کیوں خاموش ہیں؟ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہونا چاہئے۔ مجھے بتائیں کہ آج ایسی کیا وجہ ہے، کون سے وہ فوجی چسرے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: کون سے وہ فوجی چسرے ہیں یا غیر فوجی چسرے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ خاموش ہوں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب والا! آج اس پر کمیٹی بنائیں اور اس مسئلے کو حل کریں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں رانا صاحب کی آپ سے دوستی زیادہ ہو گئی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب والا! اعجاز شفیع صاحب نے مجھ سے وجد پوچھی ہے اور کہا ہے کہ کونے ایسے چسرے ہیں جن کو ہم بے نقاب کرنے سے ڈر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ all of you.. اب ان کی بات بھی سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جتنے بھی سوالات ہیں ان کی آپ دیکھ لیں، یہ سارے کوئی تین ماہ چار ماہ پہلے کے سوالات ہیں اور جو وزیر ہوتا ہے اس نے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب دینے ہوتے ہیں۔ منسٹر خود جواب تیار نہیں کرتا اور مجھے کو اس نے defend کرنا ہوتا ہے۔ حالت یہ ہے کہ پچھلے آٹھ سالوں میں ہر ڈیپارٹمنٹ کا بیراً غرق ہو چکا ہے اور منسٹر زاس کو defend نہیں کر پا رہے۔ جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ ان چھروں کو بے نقاب کریں جنہوں نے بیراً غرق کیا ہے۔ وہ چھرے تو ہمارے سامنے بیٹھے ہیں، ہم ان کو کیا بے نقاب کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! وزیر موصوف اپنے الفاظ واپس لیں۔ یہ زیادتی ہے اور غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔

معزز ممبر ان حزب اقتدار: یہ چور ہیں۔ چور مچائے شور۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ No comments. Order in the House. (قطع کلامیاں)

معزز ممبر ان حزب اقتدار: جناب سپیکر! وزیر موصوف اپنے الفاظ واپس لیں اور معذرت کریں۔ جناب سپیکر: میرے مائیک کے سواتھ مائیک بند کر دیئے جائیں۔ رانا صاحب تو معذرت کریں یا نہ کریں۔ میں بات کرتا ہوں۔

معزز ممبر ان حزب اقتدار: چور مچائے شور۔

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں۔ میں ہی بات کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

Dear parliamentarians! دیکھئے۔ معزز ممبر ان! قابل احترام ممبر ان! ممبر ان کرام! No, be wise, be wise, be wise. (قطع کلامیاں)

آپ غلط الفاظ استعمال کر رہے ہیں، واپس لیں۔ ان کے کسی لفظ کو بھی کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ تشریف رکھیں، آپ کے Leader of the Opposition کھڑے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

پلیز: آپ تشریف رکھیں۔ آپ بھی تشریف رکھیں۔ میں آپ سب سے گزارش کر رہا ہوں۔ ہاؤس کے ماحول کو خراب نہ کیا جائے، آپ کی مریانی۔ Order please. Order in the House. Order in the House. Order in the House. بات آپ نے کرنی ہے یا میں نے کرنی ہے۔ آپ خاموشی اختیار کریں، میں بات کرتا ہوں۔ چودھری صاحب! معاملے کو ذرا اپنے طریقے سے handle کریں، آپ کی بڑی مریانی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھیوں کا احتجاج rules کے اندر ہے، ہاؤس کے اندر کر رہے ہیں اور manners میں کر رہے ہیں۔ ہم اپنا حق سمجھتے ہیں کہ آپ کے یہاں پر تشریف فرماتے ہوئے ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ اب کمیٹی بنانے یا نہ بنانے پر ان دونوں کا آپس میں جھگڑا تھا۔ اس کو divert کی جائے۔ اب کمیٹی بنانے یا نہ بنانے پر ان دونوں کا آپس میں جھگڑا تھا۔ اس کو divert کرنے کے لئے جناب مسٹر صاحب نے الزم تراشی کی ہے۔ ان کے پاس ایک سال سے سارا کام چل رہا ہے۔ اب تو ان کے اپنے پلنڈے تیار ہو گئے ہیں، ان پر کام ہونا ہے انہوں نے دوسروں کا کیا کرنا ہے۔ یہ جو کچھ کما جا رہا تھا، ڈاکو اور ہلاکو کی لڑائی کے اندر ہمیں کیوں پھنسایا جا رہا ہے اور یہ جو ہمیں سب کچھ کما جا رہا ہے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب ان کی آپس میں لڑائی ہو تو یہ اس لڑائی کو اپنے آپ تک محدود رکھیں۔ یہ حافظوں کو یہ میں نہ لے کر آئیں۔

جناب والا! میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جوازم تراشی کی ہے یہ الفاظ آپ حذف فرمادیں، ہم تب بیٹھیں گے ورنہ ہم ہماں سے walkout کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جو غیر شائستہ الفاظ ہیں، ہم انہیں حذف کرواتے ہیں۔ (قطع کلامیاں جی، ہو گئے۔)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانتانے اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے سمجھنہ میں آرہی تھی کہ اتنا جو ش اور جذبہ کیوں ہے؟ مجھے محترم مونس الی صاحب کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہے، میں نے کھاٹھیک ہے، یہ اپنی گزشتہ performance کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر جو الفاظ ادا کئے ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ جس کا سارے فنانے میں ذکر نہ تھا وہ بات ان کو بہت ناگوار گزرا ہے۔ میں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ ڈیپارٹمنٹس کا پچھلے 8 سال میں بیڑا غرق ہو چکا ہے اور منستر صاحبان ڈیپارٹمنٹس کو defend نہیں کر پا رہے کیونکہ آپ کے یہ سوالات اور ان کے جوابات گزشتہ دور سے ہیں۔ جن لوگوں نے پچھلے 5 سال یا پچھلے 8 سال ڈیپارٹمنٹس کا بیڑا غرق کیا، محترم قائد حزب اختلاف ذرا میری جانب توجہ فرمائیں۔ میری گزارش ہے کہ ذرا میری طرف متوجہ ہوں۔

محترم قائد حزب اختلاف! میں نے یہ کہا کہ جب میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ پچھلے 8 سال اور 5 سال میں ڈیپارٹمنٹس کا جو بیڑا غرق ہوا اس وجہ سے منستر ڈیپارٹمنٹس کو defend نہیں کر پا رہے اور جن لوگوں نے 8 سال اور 5 سال میں بیڑا غرق کیا ہے ان کو بے نقاب کرنے والی بات کوں سی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ پچھلے 5 سال میں گورنمنٹ میں آپ تھے تو اس میں اتنا براہمنانے والی کوں سی بات ہے؟ اگر W&C irrigation کا کوئی بیڑا غرق ہوا ہے تو محترم قائد حزب اختلاف اس کے جوابدہ ہیں اور اگر اس بات پر آپ کو کوئی ساعتراض ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو اگر آپ explain کر دیں تو مجھے خود یہ احساس ہو کہ کوئی سی بات آپ کو بہت ناگوار گزرا ہے۔

جناب سپیکر! جی، میں نے بات سمجھ لی ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے، آپ جو حصہ غیر شائستہ سمجھتے ہیں میں نے اس کو حذف کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظمیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر آپ نے حذف فرمایا ہے تو ہم ہاؤس میں بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اور آپ کی اس مرتبانی کی وجہ سے اس قابل بھی ہو گئے ہیں۔ میں جناب لاءِ منستر جو کہ نہایت ہی پرانے پارلیمنٹریں ہیں اور اب چند نوں سے بہت محاط انداز اور اپنے الفاظ کے ساتھ گفتگو فرماتے ہیں میں ان کا بڑا مشکور ہوں۔ انہوں نے ایک بات جو کی ہے کہ 8 سال سے گھمانہ خرابی ہے۔ 8 سال کی جو خرابیاں ہیں توجہ منستر صاحب کے پاس پچھلے 8 سال کی خرابیاں

آتی ہیں تو اس کو بیان کریں لیکن جب آپ اس ایک سال کی خرابی کو ہمارے سر تھوپتے ہیں تو یہ بڑی عجیب سی بات ہے۔

جناب والا! میں گزارش کروں گا آپ مجھے صرف 2 منٹ کی اجازت دیجئے۔ بس کے اندر گولیاں بچنے والے شخص نے ایک ہی تقریر رٹی ہوتی ہے اور وہ ایک بس سے اتر کر دوسرا بس میں، ہی تقریر بولتا ہے اس لئے کہ اس میں نئی سواریاں ہوتی ہیں اور وہ چلتا رہتا ہے لیکن یہ وہی پرانے سننے والے بندے ہیں۔ یہاں وہ بس میں گولیاں بچنے والے کی تقریر نہیں چل سکتے۔ ہر دفعہ نئی اور اچھی بات کی جائے۔ ایک تکرار کر رہے ہیں، good governance کی بات تو آج کئے دیتا ہوں۔ کل وہاں پر چیف سیکرٹری اپنے سیکرٹری کو لے کر گئے تھے ایک انجینئر کو بلا کر کہا گیا کہ ہمیں گالیاں دیں کہ وہ وہیں پر مر گیا۔ اس کو گاڑی میں ڈالا اور اس کی بیٹی نے آج پاک کی ہوتی ہے۔ اگر کہیں پر کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو جناب چیف منسٹر بڑی مریبانی فرماتے ہیں، 20/10 لاکھ روپے دے کر آتے ہیں۔ آج اس انجینئر کی بیٹی نے پاک کی ہوتی ہے کہ میرے باپ کو سیکرٹری نے گالیاں دی ہیں اور وہ غیرت مند آدمی تھا، وہ وہیں پر مر گیا، اس کی death ہو گئی۔ میں یہی کہتا ہوں کہ آپ اپنے ان 8 میںوں کا جواب دیں۔ ان 8 میںوں کا جواب پہلے 8 سال کے اوپر نہ ڈالیں۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شناہ اللہ خان) : جناب سپیکر! محترم فائدہ حزب اختلاف نے یہ فرمایا ہے کہ اس انجینئر کو corruption cases کا کما گیا تو وہ تو بڑا بلا کا آدمی تھا کہ جس نے corruption کے اوپر اتنی شرمندگی محسوس کی کہ اس کی death ہو گئی، یہاں پر تو لوگوں کو corruption کے اوپر کوئی شرم محسوس ہی نہیں ہو رہی۔ محترم فائدہ حزب اختلاف کے لئے میں اس واقعہ کے بارے میں عرض کر دیتا ہوں کہ غالباً اس انجینئر کا نام سعید مغل تھا۔ وہ T.M.A, Jinnah Town کے انجینئر تھے۔ وہ اپنے حلقے کی roads check کروارے ہے تھے، وہ نہ چیف سیکرٹری صاحب سے ملے، نہ چیف سیکرٹری صاحب کے سامنے آئے اور نہ ان سے کوئی گفتگو ہوتی اور یہ قطعی طور پر غلط ہے، وہ آدمی heart patient تھا، اس کی heart surgery ہوتی ہوئی تھی اور اسے problem تھا

جس وجہ سے اس کو death attack ہوا اور اس کی heart attack ہو گئی۔ اس میں نہ کوئی کرپشن کے کی بات ہے، اگر کرپشن کے cases کی وجہ سے death ہوتی تو پھر ہمارے سامنے بت ساری deaths ہو چکی ہوتیں۔ (تمقہ)

قائد حزب اختلاف (چودھری نصیر الدین خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کاش!

آج انہوں نے اخبار ہی پڑھ لی ہوتی۔ اس کو زبردستی اٹھا کر جب گاڑی میں بٹھایا گیا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری صاحب بول رہے ہیں۔ آپ خاموش رہیں۔ (قطع کلامیاں)

بھی، مجھے سوال کی طرف جانے دیں۔ آپ سب تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ اس بارے میں یہ کہوں گا کہ رانا صاحب! I.T.C.M.I. کا جو اچھا اور دیندار افسر ہو، ان کے مشورے سے اس کو آپ یہ ذمہ داری سونپیں اور next session میں اس کا مکمل طور پر جواب لے کر آئیں۔

میاں نصیر احمد: میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نصیر صاحب! اگر آپ کی تسلی نہیں ہو گی تو اس کے بارے میں، میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

جناب محمد یسین سوہيل: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو دیکھیں۔

جناب سپیکر: بھی، مجھے اس کا پتا ہے۔ ہاؤس میرا ہے اور میں ہاؤس کا ہوں۔ میں قاعدے قانون کی بات کر رہا ہوں۔ آپ مربانی فرمکر میرا بات نہیں اور اس پر عمل کریں۔ اسی کے مطابق ہی عمل ہو گا۔ وغیرہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات next date یا next session کے لئے pending کئے جائیں گے۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! کیا تمام کے تمام سوالات pending کئے ہیں؟

### قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ ملک محمد وارث کلوائیمپی اے پی پی-42 اور جناب احمد خان بلوج ایمپی اے پی پی-211 نے قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹکس کے نفاذ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محکم اپنی تحریک پیش کریں۔

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:  
 "قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت  
 متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹکس کے نفاذ کے حوالے سے ایک قرارداد  
 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت  
 متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹکس کے نفاذ کے حوالے سے ایک قرارداد  
 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ اپنے تحفظ کے لئے چاہتے ہیں کہ یہ ٹکس نہ لگے۔  
 جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت  
 متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹکس کے نفاذ کے حوالے سے ایک قرارداد  
 پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، مجھے قاعدے کے مطابق چلنے دیں۔

محترمہ سماجعہ میر بن جناب سپیکر! جاگیرداروں کی اکثریت آج بھی مسلط ہے۔

جناب سپیکر: پنجاب میں کوئی جاگیردار نہیں ہے۔ میں آپ کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ میں اپنی پیاری بہن کو واضح کر دینا چاہتا ہوں، آپ میری بات سنیں۔ میں نے آپ کی بات غور سے سنی ہے۔ میں پنجاب کی حد تک بات کر رہا ہوں۔ پورے پنجاب میں کوئی بھی جاگیردار نہیں ہے۔ میں اس بات کو چیخ کرتا ہوں۔ اب محکمہ قرارداد پیش کریں۔

### قرارداد

**وفاقی اور صوبائی حکومت سے زرعی انکم ٹیکس لاغونہ کرنے کا مطالبہ**

ملک محمدوارث کلو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

"جیسا کہ ملک کی کمزور معاشی حالت اور زر مبادلہ کی کمی ایک مسئلہ بنی ہوئی تھی اور اس سلسلہ میں ہماری حکومت نے I.M.F سے قرض امداد کے لئے رجوع کیا تھا اور I.M.F نے قرض کے عوض مطالبات کی ایک طویل فہرست تھامدی تھی اب جبکہ I.M.F سے امداد و صول کرنے کا معاهدہ ہو چکا ہے اور شرائط ابھی افشا نہ ہوئی ہیں لیکن پریس نے I.M.F کی شرائط میں زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ کا مژدہ سنایا ہے جو کہ غریب کسانوں پر میراں بہن کر گرا ہے۔ حالانکہ قومی اسمبلی کے پلیٹ فارم پر وزیر مملکت خارجہ کرنے پالیسی بیان دیتے ہوئے زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ کی تردید کی ہے مگر اس کے باوجود یہ ایوان ان خدمات پر اپنا رد عمل دینا ضروری سمجھتا ہے کسانوں، زمینداروں پر پسلے ہی بالواسطہ اور بلا واسطہ ٹیکسوں کی بھرمار ہے جس میں صوبائی انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، آبیانہ ٹیکس، لوکل ریٹ ٹیکس، مالیہ ٹیکس شامل ہیں۔ لہذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ وفاقی یا صوبائی حکومتیں مزید کسی بھی قسم کے زرعی ٹیکس کا نفاذ نہ کرے کیونکہ ہمارے کسانوں کی معاشی حالت اس کی متحمل نہیں ہو سکتی اور پھر کھیت بھی ویران ہو جائیں گے۔" شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاءِ منستر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ آپ question put کریں، میں اس معزز ہاؤس اور mover کو بھی اس بات کی مکمل یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ on behalf of the Punjab Government موجودہ حکومت کا قطعی طور پر کوئی ایسا ارادہ یا پروگرام نہیں ہے کہ زرعی انکمٹ لیکس لاگو کیا جائے۔ جماں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے تو وہ آئین کے مطابق زرعی انکمٹ لیکس نہیں لگا سکتی۔

سینئر وزیر / وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح لاءِ منستر صاحب نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت بجا نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں پورے ہاؤس کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے کسی قسم کا کوئی زرعی لیکس نہیں لگایا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی مجھے یہ قرارداد تو پڑھنے دیں اس کے بعد آپ باتیں ضرور کر لجئے گا۔

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! جنہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے پہلے ان سے پوچھا جائے کہ ان کے پاس کتنی زمین ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں پوچھ لوں گا۔ محترمہ آپ interfere نہ کریں اور پلیز تشریف رکھیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"جیسا کہ ملک کی کمزور معاشی حالت اور زر مبادله کی کمی ایک مسئلہ بنی ہوئی تھی اور اس سلسلہ میں ہماری حکومت نے I.M.F سے قرض امداد کے لئے رجوع کیا تھا اور I.M.F نے قرض کے عوض مطالبات کی ایک طویل فہرست تھمادی تھی۔ اب جبکہ I.M.F سے امداد وصول کرنے کا معاهدہ ہو چکا ہے اور شرائط

ابھی افشاں نہ ہوئی ہیں لیکن پریس نے I.M.F کی شرائط میں زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ کا مژدہ سنایا ہے جو کہ غریب کسانوں پر میراںل بم بن کر گرا ہے۔ حالانکہ قومی اسمبلی کے پلیٹ فارم پر وزیر مملکت خارباری کرنے پالیسی بیان دیتے ہوئے زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ کی تردید کی ہے مگر اس کے باوجود یہ ایوان ان خدمات پر اپنارڈ عمل دیناضروری سمجھتا ہے۔ کسانوں، زینداروں پر پہلے ہی بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسون کی بھرمارے جس میں صوبائی انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، آبیانہ ٹیکس، لوکل ریٹ ٹیکس اور مالیہ ٹیکس شامل ہیں۔ لہذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ وفاقی یا صوبائی حکومتیں مزید کسی بھی قسم کے زرعی ٹیکس کا نفاذ نہ کرے کیونکہ ہمارے کسانوں کی معاشی حالت اس کی متحمل نہیں ہو سکتی اور پھر کہیت بھی ویران ہو جائیں گے۔"

اس کوئی oppose کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ محکم اپنی قرارداد کے حق میں اگر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"جیسا کہ ملک کی کمزور معاشی حالت اور زر مبالغہ کی کمی مسئلہ بنی ہوئی تھی اور اس سلسلہ میں ہماری حکومت نے I.M.F سے قرض امداد کے لئے رجوع کیا تھا اور I.M.F نے قرض کے عوض مطالبات کی ایک طویل فرست تھمادی تھی۔ اب جبکہ I.M.F سے امداد وصول کرنے کا معاہدہ ہو چکا ہے اور شرائط ابھی افشاں نہ ہوئی ہیں لیکن پریس نے I.M.F کی شرائط میں زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ کا مژدہ سنایا ہے جو کہ غریب کسانوں پر میراںل بم بن کر گرا ہے۔ حالانکہ قومی اسمبلی کے پلیٹ فارم پر وزیر مملکت خارباری کرنے پالیسی بیان دیتے ہوئے زرعی انکم ٹیکس کے نفاذ کی تردید کی ہے مگر اس کے باوجود یہ ایوان ان خدمات پر اپنارڈ عمل دیناضروری سمجھتا ہے۔ کسانوں، زینداروں پر پہلے ہی بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسون کی بھرمارے جس میں صوبائی انکم ٹیکس،

سیلز ٹکس، آبیانہ ٹکس، لوکل ریٹ ٹکس اور مالیہ ٹکس شامل ہیں۔ لہذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ وفاقی یا صوبائی حکومتیں مزید کسی بھی قسم کے زرعی ٹکس کا نفاذ نہ کرے کیونکہ ہمارے کسانوں کی معاشی حالت اس کی تحمل نہیں ہو سکتی اور پھر کھیت بھی دیر ان ہو جائیں گے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ غلط ہے اور زینداروں پر بھی ٹکس لگنا چاہئے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان کی زمین کتنی ہے، یہ بھی ان سے پوچھا جائے؟

جناب سپیکر: میں نے متفقہ نہیں کہا۔ میں نے جب put question کیا ہے اس کا جواب آپ نے بغور سنائے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ متفقہ نہیں ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سینئر وزیر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ آج ہمارے بھائی قرارداد لے کر آئے جس پر میں نے اٹھ کر یقین دہانی کرائی اور راتنا شاہ اللہ صاحب نے بھی کرائی۔ چونکہ ہماری coalition حکومت ہے اور ہماری پارٹی کی معزز خواتین ممبر ان کو یہ اعتراض ہے کہ جس وقت میں نے اور راتنا شاہ اللہ صاحب نے assurance کی قرارداد کو لانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس قسم کی قرارداد Opposition والے ضرور لاائیں کیونکہ ہم انہیں نہیں روک سکتے۔ ہمارے مسلم لیگ (ن) کے جودوست ہیں جب ایک کام وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کرنے نہیں جا رہی تو آج اگر وہ لے آئے ہیں اور ہم نے انہیں support بھی کیا ہے تو میری معزز خواتین ممبر ان کو اس پر اعتراض ہے کہ یہ کیوں لاتے ہیں تو میری ان دوستوں سے گزارش ہے کہ مربا نی کر کے اس قسم کی مزید کوئی قرارداد نہ لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: مستقبل میں ایسی قرارداد نہیں لائی جائے گی۔  
 ملک محمدوارث کلو: جناب سپیکر! مجھے اس پر تھوڑا ساموچ دیا جائے۔  
 جناب سپیکر: اب بات ختم ہو گئی ہے۔  
 ملک محمدوارث کلو: میں نے ان کا صرف شکریہ ادا کرنا ہے۔  
 جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمدوارث کلو: جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے جب میں قرارداد لایا تھا تو اس دن راجہ صاحب نے اعتراض کیا تھا اور آج انہوں نے اجازت دی جس کے لئے میں رانشاء اللہ صاحب اور دونوں coalition partners کا انتہائی مشکور ہوں لیکن ایک بات میں یہاں کرنا چاہوں گا کہ یہ issue، ہماری opposition، قائد ایوان یا ہمارے بر سر اقتدار لوگوں کا نہیں ہے۔ میں حلفاً ہتا ہوں کہ جس طرح آپ کہتے ہیں کہ پنجاب میں کوئی جاگیر دار، وڈیرہ نہیں رہا اور اگر کوئی جاگیر دار وڈیرہ ہے بھی تو جس طرح پہلے لیکس اس تک نہیں پہنچتے تو یہ بھی نہیں پہنچے گا لیکن درمیانہ زیندار مارا جائے گا جو 30/25 ایکڑ والا ہے۔ میں ان کا انتہائی مشکور ہوں اور یہ قرارداد اس لئے پیش کی کہ اس دن کے بعد جب انہوں نے assurance کروائی، خارجی کھرنے کروائی، اس کے بعد ساؤ تھا ایسا کا آئی ایف کے نمائندے statement D.Tata نے glaringly glarishly ہے اور ہم یہ صرف وفاقی حکومت کی مدد کرنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں پیچ میں زرعی لیکس لگانے کا وعدہ کیا ہے اور ہم یہ شکریہ اور عوام یہ لیکس قبول نہیں کریں گے۔ شکریہ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانشاء اللہ خان) پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانشاء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پیش کریں۔

**قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (1) 150 کے تحت اسے  
وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شانے اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں  
کہ:**

”**قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (1) 150 کے تحت  
قائد ایوان، سینئر وزیر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے  
اسے اسمبلی کی مجلس قائمہ اور دیگر مجلس تجویز کی گئی ہیں جن کی فرست ایوان کی  
میز پر رکھتا ہوں تاکہ ان مجلس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔**“

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

”**قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (1) 150 کے تحت  
قائد ایوان، سینئر وزیر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے  
اسے اسمبلی کی مجلس قائمہ اور دیگر مجلس تجویز کی گئی ہیں جن کی فرست ایوان کی  
میز پر رکھتا ہوں تاکہ ان مجلس کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔**“

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں تحریک کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس ایوان میں صرف ایک شخص نے اس کی مخالفت کی ہے اور آپ سب اسے جانتے  
ہیں لیکن یہ تحریک منظور کی جاتی ہے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجالس قائمہ کی عدم تشکیل کی بناء پر مجلس خصوصی کے سپرد کئے گئے معاملات اسمبلی کی متعلقہ مجالس قائمہ کے سپرد کرنے کی تحریک وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

” اسمبلی کی کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جو معاملات سینیٹ کمیٹی کے سپرد کئے گئے تھے، اسمبلی کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔“

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ :

” اسمبلی کی کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جو معاملات سینیٹ کمیٹی کے سپرد کئے گئے تھے، اسمبلی کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔“

جناب محمد محسن خان لغاری: پونٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: بھی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سینیٹ نگ کمیٹیاں بنادی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: بھی، بالکل سینیٹ نگ کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ :

” اسمبلی کی کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے جو معاملات سینیٹ کمیٹی کے سپرد کئے گئے تھے، اسمبلی کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔“

(تحریک متعدد طور پر منظور ہوئی)

حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جزل آف پاکستان کی روپورٹیں منتخب ہونے والی مجالس قائمہ برائے حسابات - اور - II کے سپرد کرنے کی تحریک وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

” حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جزل آف پاکستان کی روپورٹیں جو گزشتہ-I اور-II PAC کے سپرد کی گئی تھیں اور ابھی زیر التواء ہیں، ان

کو آج منتخب ہونے والی PAC-II اور PAC-I کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ ان کی جانچ پرستال کریں اور اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر اندر ایوان میں پیش کریں۔“

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

”حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جزل آف پاکستان کی رپورٹ میں جو گزشتہ-I اور PAC-II کے سپرد کی گئی تھیں اور ابھی زیر اتواء ہیں، ان کو آج منتخب ہونے والی PAC-II اور PAC-I کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ ان کی جانچ پرستال کریں اور اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر اندر ایوان میں پیش کریں۔“

اور اب سول یہ ہے کہ:

”حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جزل آف پاکستان کی رپورٹ میں جو گزشتہ-I اور PAC-II کے سپرد کی گئی تھیں اور ابھی زیر اتواء ہیں، ان کو آج منتخب ہونے والی PAC-II اور PAC-I کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ ان کی جانچ پرستال کریں اور اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر اندر ایوان میں پیش کریں۔“

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر آپ نے کل ایوان کی ایک کمیٹی بنائی تھی اور کل اسمبلی میں تین issues raise ہوئے تھے، اخباروں کی خبروں کے حوالے سے جن میں سے پہلا منڈی بہاؤ الدین کے بیپیز پارٹی کے ایمپلی ایز اور ڈی سی او منڈی بہاؤ الدین کے درمیان جو واقعہ ہوا تھا اور وہ اخبار میں رپورٹ ہوا تھا۔ دوسرا ہم نے آپ کو گوش گزار کیا تھا کہ سیکرٹری ماحولیات نے ایس ایس

ٹوبہ ٹیک سلگھ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو غسل خانے کے اندر بند کر دیا تھا اور تیسری اسی لکوٹ میں ابجو کیشن ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر ووں کواغوا کر کے زد و کوب کرنے کا تھا، تو یہ تین معاملات آپ نے کمیٹی کے پرد کئے تھے۔ ان میں سے ایک معاملہ ہمارے حکومتی coalition کے ایمپی ایز کا تھا جسے فوری take up کر لیا گیا اور نہایت خوش اسلوبی سے نمادیا گیا اور ڈی سی او کا کمیٹی نے چھ گھنٹے انتظار کیا تاکہ ان کا موقف سن کر آگے بات بڑھائی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا معاملہ ایم ایس ٹوبہ ٹیک سلگھ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا تھا جو کہ ابھی تک اس کمیٹی میں discuss نہیں ہوا اور تیسرا معاملہ سیالکوٹ میں ایک ایم این اے سے متعلق تھا تو وہ معاملہ بھی ابھی تک take up نہیں ہوا۔ چونکہ آپ نے مجھے اس کمیٹی کا ممبر بنایا تھا کیونکہ دو معاملات جو ہم نے refer کئے تھے تو انہیں اس کمیٹی نے discuss نہیں کیا تو میں احتجاج آس کو چھوڑ کر آگیا ہوں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ تینوں کمیٹیوں میں تھے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ایک ہی کمیٹی تھی۔۔۔

جناب سپیکر! لغاری صاحب! ایک کمیٹی میں آپ تھے نا۔ تینوں معاملات اس کمیٹی میں نہیں تھے اور صرف ایک معاملہ اس کمیٹی کے حوالے کیا تھا۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: نہیں، جناب سپیکر! ایسے نہیں تھا۔ جو معاملہ اپوزیشن point out کرے تو آپ اسے اہم نہیں سمجھتے، یہ آپ کی زیادتی ہے۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! لغاری صاحب نے ابھی جو بات کی ہے تو اس کمیٹی کے چیئرمین ابھی اس کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں گے تو میں۔۔۔

جناب سپیکر: انہیں پھر آنے دیں۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ سیکرٹری ماحولیات کا کیس بھی باقاعدہ discuss ہوا ہے اور اس کے لئے سیکرٹری سے رابط بھی ہو

چکا ہے اور انہیں بتایا بھی گیا ہے اور ابھی آدھا گھنٹہ پہلے بھی ہم اس کمیٹی میں اکٹھے تھے۔ وہاں پر بھی یہ بات ہوئی اور کارئرہ صاحب نے بتایا کہ اس بارے میں کافی پیشافت ہو چکی ہے اور انہوں نے اس ایوان میں آگر اپنی رپورٹ پیش کرنی ہے تو مزید تفصیلات وہ آگر بتادیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سیالکوٹ کے ایم این اے کے متعلق جو point out کیا تھا تو کیا اس کو take up نہیں کیا جانا؟

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! دوسرے کا ذکر آپ نے کیا اور نہ کمیٹی میں discuss ہوا۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! میں نے categorically آپ کو ایک کمیٹی میں شامل کیا تھا۔ اس میں جو matter in issue تھا، وہ کیا تھا کہ جوڑی سی او کے بارے میں تھا۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! چونکہ وہ حکومتی ممبران سے متعلق تھا اس لئے اور جو اپوزیشن issue والے وہ نہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ اپنی حدود کو cross کر رہے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ جی، کامران صاحب!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! کمیٹی میں دو کیس آئے تھے ایک D.C.O کا کیس اور دوسرا سیکرٹری ماحولیات کا کیس تھا۔ تیسرا یہ بتا رہے ہیں کہ ایم این اے صاحب کا تھا میں وہاں اس وقت موجود نہیں تھا بہر حال یہ دونوں چیزیں آپ نے کمیٹی کے سپرد کی تھیں۔ یہ دونوں کیس کمیٹی کے سپرد ہوئے ہیں اور جو تیسرا کیس کی بات ہے جب کارئرہ صاحب آجائیں گے تو پھر ان سے پوچھ لیا جائے کہ یہ کمیٹی کے سپرد ہوایا نہیں؟

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈ ووکیٹ): پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ہندلی صاحب!

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈ ووکیٹ): جناب سپیکر! جو ابھی محسن لغاری صاحب بتا رہے ہیں سیالکوٹ O.D. کا لج کا جو واقع ہوا ہے میں نے کل بھی تھوڑا سا عرض کیا تھا اور میں خود اس کا

ہوں۔ میری اس سے فون پر بات ہوئی ہے اور مجھے یہ بات بتاتے ہوئے شرم آتی ہے، میں کل نہیں بتا رہا تھا آج مجھے بتانا پڑا ہے، اس بندے نے ٹیلیفون پر مجھے گالی دی ہے۔ میں یہ بات بتانے کے لئے ہاؤس میں شرم محسوس کر رہا تھا۔ جو کچھ وہاں پر ہوا ہے اس میں کسی ایمپی اے کا ہاتھ ہے اور نہ ہی کسی ایم این اے کا ہاتھ ہے۔ اس کے پاس 100 نوکریاں تھیں۔ اس نے 500 بندوں سے بچا س پچا س ہزار اور ایک ایک لاکھ روپے لیا ہے۔ اس نے 100 بندوں کو بھرتی کیا ہے اور باقی 400 افراد روزانہ جلوس نکالتے ہیں، کچھریوں تھانوں میں جاتے ہیں اور اس کے گھر جاتے ہیں۔ وہ عوام کا مسئلہ ہے اور وہ انتہائی گندہ انسان ہے اور انتہائی گھٹیا حرکتیں کر رہا ہے۔ آپ اس کی انکو اُری کروالیں اور کسی دیانتدار آدمی کو اس کے لئے انکو اُری آفیسر مقرر کریں تو ساری صورتحال آپ کے سامنے آجائے گی۔

**جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!**

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے مینٹگ میں O.C.D منڈی بساوالدین کا سات گھنٹے انتظار کیا کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ اس کو ایک hearing fair ملے اور وہ بھی اپنا موقف بیان کر سکے تاکہ یک رخ کارروائی نہ ہو۔ اس کے لئے سات گھنٹے انتظار کیا گیا اور اس کو پورا انعام دے کر اس کی بات سنی گئی اس کے بعد کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ جس طرح وہ اخباری خبر غلط ہے اسی طرح education کے آفیسر آگر اپنا موقف بیان کریں۔۔۔

چودھری محمد اخلاق: جناب سپیکر! یہ جو O.C. کا لج کا کیس ہے یہ کر پٹ آدمی ہے اس کے خلاف تین افراد پر مشتمل انکو اُری کمیٹی بنادی گئی ہے۔ already آنکو اُری چل رہی ہے، ہم کل آپ کو انشاء اللہ corrupt اسراe detail discuss کر کے ساری detail بتا دیں گے۔ یہ O.C. کا لج سر اسراe آدمی ہے، اس نے ایک لوکل ایمپی اے کے کہنے پر پیسے لے کر ساری بھرتیاں کی ہیں۔

**کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: پرانٹ آف آرڈر۔**

جناب سپیکر: دیکھیں! ہمیں آگے چلنے دیں، اب تحریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔

**کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔**

جناب سپیکر: جتنے بھی یہاں معزز اکیں۔ یہیں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا مسئلہ اہم نہ ہو۔  
 کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اگر یہ بات میں floor پر نہیں کروں گا تو حکومت کو  
 لاکھوں روپے کا نقصان ہو گا۔ میربائی کر کے مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔  
 جناب سپیکر: بھی، فرمائیں!

کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے رو برویہ حقیقت سامنے لانا چاہتا ہوں کہ چولستان میں بہت عرصے سے قبضہ گروپوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ اس حکومت نے میاں محمد شہباز شریف کی بہت زیادہ support کے ساتھ جوانوں نے بلا کرم کیا ہے کہ ایک بہت بہادر افسر کو وہاں M.D کے طور پر post کیا۔ وہ قبضہ گروپوں سے قبضہ چھڑانے کے لئے اس وقت بہت کوشش کر رہے ہیں۔ ان سے قبضہ چھڑوانے کے بعد جو کھڑی فصلیں تھیں جن کا انوں نے کبھی آبیانہ نہیں دیاں فصلوں کی نیلامی کر دی گئی۔ وہ لاکھوں روپے حکومت کے خزانے میں آنے والے ہیں لیکن وہ قبضہ گروپ کسی نہ کسی حیلے بمانے سے اس کو التواء میں ڈال رہے ہیں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ یہ مسئلہ بورڈ آف ریونیو کو دیا گیا ہے۔ اگر بورڈ آف ریونیو اس مسئلے کو حل نہیں کرتا پھر قبضہ گروپوں کو شہر ملے گی۔

جناب سپیکر: یہاں وزیر مال ہوں گے، ان سے آپ رابط کر لیں۔

کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! وزیر مال بھی یہاں موجود ہیں، سینئر منٹر بھی یہاں موجود ہیں، جناب کھوسہ صاحب بھی یہاں موجود ہیں اس لئے میں اس پر توجہ دلانا چاہتا ہوں اور ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اس کا stern action لیا تو حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ نوٹ کریں، بھی۔

کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: اس نقصان سے حکومت کو بچایا جائے اور اس افسر کو جس نے اتنا بہادری کا کام کیا ہے شاباش دی جائے جس نے لاکھوں ایکڑا راضی بچائی ہے۔

### تحاریک استحقاق

جناب پسیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں محترمہ نجم صدر کی تحریک استحقاق نمبر 38 ہے۔

ایس ایچ او جلا پور بھٹیاں کا معزز خالتوں رکن اسمبلی  
کے ساتھ تضمیک آمیز رویدہ

(---جاری)

محترمہ نجم صدر: جناب پسیکر! پرسوں میں نے تحریک استحقاق پیش کی تھی اور اس سے متعلق ہماری میئنگ بھی ہوئی تھی۔ میری گزارش ہے کہ جو میں نے تحریک استحقاق پیش کی تھی اس پر معزز ایوان سے رائے لے لی جائے اور اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں، آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب پسیکر: جی، لاء منسر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب پسیکر! اس معاملے میں کچھ complications ہیں۔ یہ بین الاضلاعی گروہ ہے جو ٹرست کامال خورد برداشت ہے اور اس میں ایک انتہائی حساس ادارے کے serving ملازم کی involvement کا معاملہ بھی under process ہے۔ اس میں D.P.O صاحب نے سارے معاملات کو thrash out کرنے کے لئے وقت مانگا ہے۔ باقی محترمہ کی میں نے اپنے آفس میں میئنگ کروائی اور انہوں نے جس آفسر کی شکایت کی تھی کہ انہوں نے میرے ساتھ بد تمریزی کی ہے وہاں تقریباً اس آدمی میٹھے تھے جن میں خواتین بھی تھیں اس نے ہاتھ جوڑ کر ان سے معافی مانگی ہے۔ He is already under suspension۔ تو اب اگر اس کے بعد بھی یہ مطمئن نہیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اب اس معاملے میں اس طرح کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس کو یا تو dispose of کر دیں یا پھر اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں۔

محترمہ انجم صدر: جناب سپیکر! میں نے ان سے صرف پوچھا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے اگر مجھے فریق بنایا گیا تو کیوں بنایا گیا؟ میں اس کے اندر فریق نہیں تھی۔ اگر اس معاملے میں بار بار گروہ کا ذکر کیا جا رہا ہے تو یہ میری تذلیل ہے کیونکہ میں نے اس میں کسی قسم کی بات نہیں کی تھی۔ اس ایوان کی رائے لی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کے بارے میں انہوں نے کوئی بات نہیں کی اور ایوان سے رائے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کو pending کرتا ہوں اگر اس کا جواب تفصیلی نہیں آئے گا تو پھر اس کو یقیناً کمیٹی کے سپرد کریں گے۔ رانا صاحب! اس کا مکمل جواب یہ ہے۔

ملک محمد عامر ڈو گر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی ہم تحریک کو لے رہے ہیں۔ جی، فرمائیں!

ملک محمد عامر ڈو گر: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے اور میں بڑے اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں جس طرح گورنمنٹ آف پنجاب نے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک استحقاق ہے؟

ملک محمد عامر ڈو گر: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ Sorry آپ مجھے ذرا ایجاد کے مطابق چلنے دیں۔

ملک محمد عامر ڈو گر: جناب سپیکر! مریبانی کر کے مجھے تھوڑا اسٹاٹم دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ضرور ٹائم دوں گا۔ جن کی تحریکیں ہیں ان کا کیا کروں گا؟ جی، شکریہ۔ یہ ملک احمد کریم قصور لنگریاں کی تحریک استحقاق نمبر 45 ہے۔ رانا صاحب! یہ آج کے لئے تھی۔ جو move ہو چکی تھی اس کا جواب آنا تھا۔

## ایس پی مظفر گڑھ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جس مقصد کے لئے میں نے آپ سے ٹائم چاہا تھا وہ جواب تو مجھے موصول نہیں ہوا۔ اب آپ ملک صاحب سے پوچھ لیں۔ اگر وہ اس سلسلے میں ٹائم دینے کو تیار ہیں تو اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک احمد کریم قصور لنگڑیاں صاحب ارانا صاحب ٹھوڑا سا ٹائم مانگ رہے ہیں تو میرا خیال ہے اور ٹائم دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کیا خیال ہے؟  
ملک احمد کریم قصور لنگڑیاں: آپ جیسا کہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! اس کو pending کرتے ہیں۔

ملک احمد کریم قصور لنگڑیاں: جناب سپیکر! لیکن اگلے سو موارکت اگر سیشن ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، میرے خیال میں next session میں جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! 21 تاریخ کو اسمبلی کے اجلاس کے دوران آپ نے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ دیکھیں، لغاری صاحب! یہ اچھی بات نہیں لگتی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اپنی commitment پر تو قائم ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اپنی commitment پر قائم رہوں گا۔ انشاء اللہ میں اس سے deviate نہیں کروں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اپنی زبان پر قائم ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ جو میں نے بات کی ہو گی مجھے پتا ہو گا کہ میں نے یہ بات کی ہے۔ آپ تشریف رکھیں، میں ضرور آپ کی بات سنوں گا۔ جی، محترمہ عظمی بخاری صاحبہ!  
محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ move ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! ان کی تحریک استحقاق نمبر 50 کا جواب آگیا ہے؟  
 وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو محترمہ پڑھ دیں۔  
 جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ کہہ رہی ہیں کہ یہ move ہو چکی ہے۔ یہ غالباً 25 تاریخ کو move ہو چکی ہے۔

### شیخون پورہ میں گلشنِ احسان فیز-II سکیم کے مالکان کو الامئہ کی جعلی رجسٹریاں دینے پر بے چینی واضطراب

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بھی ایک سوال کے غلط جواب سے متعلق ہے۔ اس میں ہم نے اس معزز ہاؤس کی criteria سے جو sense بنایا ہے کہ اس پر محترمہ کے ساتھ ایک دفعہ محکمہ کی بات کروائیں گے تو اگر محکمہ ان کو satisfy کر سکا کہ The department was bona fide in this answer and there was no mala fide تو پھر ٹھیک ہے کہ اگر یہ مطمئن نہ ہوئیں تو پھر اس کو take up کر کے کمیٹی کے سپرد کر دیں گے تو اس لئے فی الحال اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ذرا محترمہ کی بھی بات سنیں۔ جی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میری تحریک استحقاق کسی الیس۔ اتنے۔ اویا کسی پولیس والے کے خلاف نہیں ہے۔ میری جو تحریک استحقاق ہے وہ ہاؤس میں غلط جواب دینے پر ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ اس میں محکمہ کے ساتھ بیٹھنے کی یاملات کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ میں نے ہاؤس کے اندر prove کیا تھا کہ اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ میں کسی محکمہ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ذرا تھوڑا سا liberal ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! دیکھیں! اس میں بات یہ ہے کہ ہم نے out of the way جا کر اس معزز ہاؤس اور اس معزز ہاؤس میں بیٹھے ممبران کی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اگر کوئی جواب ڈیپارٹمنٹ غلط دیتا ہے تو اس کے خلاف تحریک استحقاق لائیں، ہم اس کو کریں گے۔ اب اس میں ڈیپارٹمنٹ کو بات کرنے کا موقع نہ دینا، ان کو سننے سے انکار کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کی روایات کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ Can not be condemned on heart

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں، بات یہ ہے کہ میں نے کوئی اپنی کسی پر سنل چیز پر تو تحریک استحقاق نہیں دی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ اب اس ہاؤس کی پر اپرٹی ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ یہ بالکل پر اپرٹی ہے لیکن مجھے دو لفظ کہنے کی اجازت دے دیں کہ میں دو لفظ کہہ سکوں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ وزیر صاحب کاظمی کے انہوں نے مجھے کو سننا ہے۔ وہ ضرور مجھے کا جواب لیں لیکن استحقاق کمیٹی کے اندر بھی یہی ہونا ہے۔ وہاں پر بھی جا کر مجھے کو، یہ جواب دینا ہے تو یہ وہاں جا کر بھی ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہی نہیں ہونا۔ استحقاق کمیٹی اس پر پورا اپنا ایکشن کرے گی۔ آپ یہ بات نہ کریں کہ ایکشن ہونا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کا جو فیصلہ ہے وہ مجھے منظور ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں بالکل اس کا پوری طرح سے نوٹس لوں گا۔ اگر ان کی بات مکمل ہو گئی تو I will pending، اس کو ابھی take action کر دیں۔ لغاری صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے اس

کو بھی چیک کریں کہ کدھر پہنچی ہوئی ہے؟ اب مجرر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا کی تحریک استحقاق نمبر 51 ہے وہ پڑھی جا چکی ہے۔

### نشان زدہ سوال نمبر 558 کے غلط جواب کی فراہمی (---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! یہ معاملہ بھی اسی طرح کا ہے جس طرح کہ محترمہ عظیمی زاہد بخاری صاحبہ کا تھا۔ یہ جو معاملہ ہے اس میں ایک سوال نمبر 558 تھا تو اس کے جواب کے متعلق انہوں نے یہ تحریک استحقاق پیش کی تھی۔ میں نے صحیح مکملہ کے لوگوں کو ان کے ساتھ بٹھایا ہے، اگر وہ ان کو مطمئن کر سکے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر یہ مطمئن نہیں ہیں تو اس تحریک کو آپ استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک بات سن لیں۔ میرے پاس بھی لوگ آئے تھے کہ اس کے لئے ہمیں کچھ ٹائم دے دیں۔ اگر غلط جواب دینے والا آدمی ہو گا تو اس کے خلاف ہم پورا ایکشن لیں گے اور اس ہاؤس کو ایکشن لے کر بتائیں گے لیکن اس کا تھوڑا سا ہمیں ٹائم دے دیا جائے، کیا خیال ہے؟

م مجرر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! آج صحیح سائز ہے نوبجے کا ٹائم لاہ منسٹر صاحب کی طرف سے دیا گیا تھا۔ میں فیصل آباد سے چل کر پورے سائز ہے نوبجے ان کے چیمبر میں پہنچ گیا تھا، صرف میں ہی نہیں، میرے ساتھ دوسرے ممبر ان بھی جو اس سڑک سے متعلق ہیں وہ بھی پہنچ۔ سیکرٹری صاحب کو ملا یا گیا، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ خود نہیں آئے، نہ ان کے ایڈیشنل سیکرٹری آئے اور نہ ہی ان کے نمبر دو آئے بلکہ بہت ہی down the ladder ایک چیف انجینئر کو بھیجا گیا، میں نے ان سے بات کی، تفصیل لی اور اس نے admit کیا کہ ہم نے جواب غلط دیا ہے۔ جب انہوں نے غلط جواب کا admit کر لیا ہے تو پھر اور ٹائم کی کیا بات ہے؟ اگر آپ سفارش کرتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس آئے ہیں تو سر تسلیم ختم ہے لیکن میں یہ کوئی گاہک انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: میری سفارش صرف اس حد تک ہے کہ کوئی تھوڑا اگر نام دے دیا جائے، میں یہ نہیں کہتا کہ اگر اس نے غلط کیا ہے تو اس کو جھوڑ دیا جائے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو نام دیا گیا ہے اور جس طرح اب عبدالرحمن صاحب فرمادی ہے ہیں، یہ بات درست ہے، اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ جناب سپیکر: چلیں! جی۔ جس طرح رانا صاحب اور آپ چاہ رہے ہیں اسے کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

می مجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: رانا صاحب! شکریہ۔ جناب! (نعرہ ہائے تحسین) جناب سپیکر: رانا شناہ اللہ صاحب! تھوڑا سافراخ دلی کا ثبوت کمیں کمیں دیا کریں۔

می مجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! یہ بھی وضاحت کیجئے کہ فراخ دلی کا ثبوت towards the M.P.As ہونا چاہئے یاد فراخ دلی کی طرف سے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان): آپ کی سفارش کے باوجود اس تحریک کو accept کر دیا ہے اس سے اور فراخ دلی کیا ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ شاباش بڑی مریانی، آپ نے بہت اچھا کیا۔ محترمہ فوزیہ بہرام کی تحریک استحقاق پلے پڑھی جا چکی ہے یا بھی پڑھنی ہے؟ جی، میرے خیال میں یہ دوبارہ آئی ہے۔ محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! نہیں، پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: وہ جو پہلی پڑھی گئی تھی اس کی amendment کے لئے آپ کو اجازت ملی تھی۔ اب اس کو amend کرنے کے بعد آپ دوبارہ پڑھیں گے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! رانا صاحب کی بھی اجازت ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! آپ بھی رانا ہیں اور سینئر رانا ہیں۔ آپ کی اجازت ہی کافی ہے۔

جناب پیکر: یہ توانہ تعالیٰ کی طرف سے ان بیچاروں کی آبادی زیادہ ہے۔ ان میں کسی کا۔۔۔

### مقامی اخبار کی جانب سے اپنی رپورٹنگ میں مخصوص نشستوں پر منتخب خواتین کی توهین

(۔۔۔ جاری)

محترمہ فوزیہ برام: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متفاہضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں، میں نے اپنے علاقہ کی ایم این اے مس پلوasherہ خان اپنے دو ڈرزاور تنظیم کے عمدے داروں کے ہمراہ چکوال کے ایک مقام میانی پر ایک بڑے جلوس کی شکل میں پہنچ کر محترمہ شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کے نام سے شروع کئے گئے محترمہ بے نظیر بھٹوانکم سپورٹ پروگرام کا افتتاح کیا اور تنظیم کے ذریعے غریب اور مستحق لوگوں میں فارم تقسیم کئے۔ اس کے اگلے روز صرف ایک ”مقامی اخبار“ پر لیں فورم نے اس پروگرام کے حوالے سے خواتین کے لئے مختص نشستوں کو خیراتی نشستوں کا نام دے کر بلاوجہ توهین آمیز رپورٹنگ کی جس سے نہ صرف میرا بلکہ M.N.A صاحبہ اور ہمارے ضلع سے (ق) ایگ کے ملک پر منتخب میری بہن اور ملک بھر کی تمام خواتین نشستوں پر منتخب خواتین کا استحقاق مجرور ہوا ہے بلکہ میرے خیال میں تمام ان سیاسی جماعتوں کا بھی استحقاق مجرور ہوا جنوں نے خواتین کو اپنی اپنی جماعت سے منتخب کروایا ہے۔ اس توهین آمیز رپورٹنگ سے ایکشن کمیشن کی بھی توهین ہوئی، جنوں نے ایک ضابطے اور procedure کے تحت خواتین کو مختلف سیاسی جماعتوں میں منتخب قرار دیا۔ نہ کہ خیرات میں یہ سیٹیں خواتین کو دی گئیں۔ یہ تحریک نہ صرف چاروں اسمبلی پیکر ز بلکہ تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین اور معزز ممبران اسمبلی کی مدد اور مرکزی انفار میشن منسٹر کی بھی فوری دخل اندازی کی متفاہضی ہے۔ اس ناروا، غیر مناسب اور ہتھ آمیز رپورٹنگ کے تمام ذمہ داران اور مخصوصی طور پر متعلقہ اخبار ”پر لیں فورم“ کے ایڈیٹر اور رپورٹر محمد ریاض انجم کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے تاکہ یہ سلسلہ

بند ہو۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپر دکیا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہیں گی؟

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں بہت شارٹ سٹیٹمنٹ دیتی ہوں چونکہ میں پہلے اس پر تفصیل سے بول چکی ہوں۔ یہ رپورٹنگ میرے نام سے یا محترمہ پلواشہ خان صاحبہ کے نام پر نہیں ہوئی بلکہ خواتین کی مختص نشستوں کو خیراتی کہا گیا۔ میں آج بڑے دکھ کے ساتھ کہتی ہوں کہ خصوصی طور پر پنجاب میں آج تک خواتین کو فنڈنگ نہیں ملے۔ ہم نے اس کے لئے آواز بلند کر رکھی ہے اور میں نے اس میں ایک تحریک اتوائے کار بھی دے رکھی ہے۔ جیسے کل میں نے آپ سے کہا تھا کہ اگر آپ فنڈنگ نہیں دے سکتے تو نہ دیکھیے، خواتین کو آپ سے فنڈ زمانگے بھی نہیں چاہیں لیکن ہمیں آپ کی Chair سے اپنی عزت و وقار قائم رکھنے کا مطالبہ کرنا تو جائز ہے یا وہ بھی نہیں؟ اگر ان نشستوں کو خیراتی نشستیں کہا جائے تو یہ نشستیں ان دو لوگوں کے بعد ہی منتخب ہوتی ہیں جو معزز مرد حضرات کو ملتے ہیں اور یہ ایک procedure کے تحت دی جاتی ہیں جس کے اندر خواتین کی بیس بیس، پچھیس پچھیس اور تیس تیس سال تک پارٹی کے لئے جدوجہد اور خدمات سراہ کر، اس کے صلے کے طور پر انھیں ان نشستوں پر ان کی قابلیت کے لحاظ سے منتخب کیا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں یہ بھی واضح کرنا چاہتی ہوں کہ فنڈنگ کے سلسلے میں یہ رویہ، یہ طرز عمل، خواتین کی سیٹوں کی بے حرمتی، بد تمیزی اور توہین آمیز رویہ پنجاب میں ہی کیوں؟ بلوچستان جو اتنا زیادہ backward سمجھا جاتا ہے وہاں بھی خواتین نشستوں کے بارے میں یہ رویہ اختیار کیا جاتا ہے اور نہ ہی کیا گیا۔ سرحد جماں خواتین پر دے میں بیٹھ کر اسمبلی کا اجلاس attend کرتی ہیں وہاں بھی ان کے ساتھ یہ رویہ نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کو تو میں ویسے ہی خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہاں خواتین اور مرد نشستوں کے درمیان کسی لحاظ سے کوئی تمیز یا تفریق نہیں رکھی گئی۔ اسی طرح سنده میں خواتین کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور ہماری پارٹی تو خصوصی طور پر خواتین کے احترام کی قائل ہے۔ ہم اپنی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو جو خالتوں تھیں ان کے افکار کو آج بھی اپنے لئے مشعل را سمجھتے

ہیں اور پنجاب کی واحد خاتون وزیر نیلم جبار بھی ہماری پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ہماری پارٹی کا خواتین سے متعلق روایہ واضح ہوتا ہے۔ میں نے یہ تحریک صرف اپنے لئے نہیں دی۔ میں اپنی بات ختم کرنے لگی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ short statement ہے؟

محترمہ فوزیہ براہم: جی، یہ شارٹ سٹیٹمنٹ ہی ہے It's very short statement اور میں اپنی بات کو یہاں ختم کرتی ہوں کہ اس رویے کو ختم کرنے کی خاطر آگر اسے floor سے آپ، وزیر قانون یا حکومت پنجاب کوئی سخت قدم نہیں اٹھائے گی تو پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ خواتین کی سیٹ پر منتخب ہونے کے لئے درخواست دیتے ہوئے بھی عورتیں سوچیں کہ جہاں ہم جا رہے ہیں یہ عزت کا مقام ہے یا بے عزتی کا مقام ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

خواجہ عمران نذیر: پوائنٹ آف آرڈر۔ شکریہ کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کب کہا ہے۔ میں تولاءِ منسٹر صاحب کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! خاموشی نیم رضا مندی ہوتی ہے۔

ملک محمد عاصم ڈوگر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد عاصم ڈوگر: جناب سپیکر! میں بڑے اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر relevant ہو تو ٹھیک ہے۔

ملک محمد عاصم ڈوگر: جناب سپیکر! اس سے relevant تو نہیں ہے لیکن پورے پنجاب کی عوام کی صحت سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ تقریر کریں گے تو پھر میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔

ملک محمد عامر ڈو گر: جناب سپیکر! میں صرف دلفظوں میں بات کرتا ہوں۔  
جناب سپیکر: جی، فرمائیے!

ملک محمد عامر ڈو گر: جناب سپیکر! کھانے پینے کی جو ملاوٹ شدہ چیزیں فروخت ہو رہی ہیں جن میں پتی، مرچیں اور باتی چیزیں ہیں ان پر گزشتہ چار پانچ سالوں میں کوئی check نہیں ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت جماں اچھے اقدامات کر رہی ہے۔ ایگر یکچھ میں ٹاسک فورس بنائی ہے اسی طرح جو ملاوٹ شدہ ما فیا زہر ملکر ہمیں اور ہمارے بچوں کو کھلا رہا ہے اس سلسلے میں بھی ایک ٹاسک فورس بنائی جائے اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ میں تو اس سلسلے میں قرارداد بھی دینا چاہتا ہوں لہذا یہ ٹاسک فورس بنائیں۔

جناب سپیکر: شہکریہ۔ مردی میربائی۔ رانا صاحب! خواجہ صاحب نے بڑی مشکل سے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے اگر آپ مناسب تجھیں تو پہلے ان کو موقع دیں۔  
وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جی، درست ہے۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں بھبھی شہر میں جودہ شست گردی کا واقعہ رونما ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ وفاقی حکومت کا subject ہے۔

خواجہ عمران نذیر: پلیسیز مجھے ایک بات کرنے دیں۔  
جناب سپیکر: جی، نہیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔ میں کچھ اور کہنا چاہ رہا ہوں۔ ہم یہاں پر انڈیا حکومت کے رویے کو discuss کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے اس کا الزام پاکستان پر لگادیا ہے۔ میں ان کے اس رویے کی مذمت کرنا چاہتا ہوں اور وزیر قانون سے درخواست ہے کہ اس حوالے سے ایک مذمتی قرارداد لانے کی اجازت دی جائے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر آپ نے ہمیں تو اس issue پر بات نہیں کرنے دی تھی۔  
جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ میں نے ان کی بات نہیں سنی۔ Let me proceed  
رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ ہے، جب تحریک التواعے کا وقت آئے گا تو اس میں اگر یہ دوست تحریک التواعے کاری قرارداد کے ذریعے یہ معاملہ اٹھانا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔  
جناب سپیکر: طریق کار کے مطابق آپ مل کر کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ فوزیہ بہرام صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے اور اس تحریک کی short statement پر جو بڑی لمبی تقریر فرمائی ہے میں اس کا مختصر جواب صرف اتنا ہی دوں گا کہ خواتین کے فنڈز کا جو معاملہ ہے اس سلسلے میں موجودہ حکومت مکمل احترام کرتی ہے اور خواتین کے فنڈز ان کو جاری کئے جائیں گے۔  
جناب سپیکر: اس کے لئے میں بھی تالیں بجاتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اپوزیشن کے فنڈز کا کیا ہے گا؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): خواتین کو قطعی طور پر ان کے فنڈز سے، ان کے استحقاق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ district to district جو تھوڑا سافر ق آتا ہے، ہم اسے resolve کرنے کے لئے کوئی strategy بنارہے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہم اس معاملے میں کوئی پہلو تھی کر رہے ہیں۔ جہاں تک ان کی تحریک کا subject ہے، ہم نے اس سلسلے میں چکوال میں صحافت کے نمائندوں اور معزز لوگوں سے رابطہ کیا ہے، پہلے تو انہوں نے اس ”پریس فورم“ کو اخبار ماننے سے ہی انکار کیا اور کہا کہ اگر یہاں سے اس نام کا کوئی اخبار چھپتا بھی ہے تو کوئی چند پیپر چھپتے ہوں گے، کوئی باقاعدہ اخبار نہیں ہے۔ انہوں نے اس کے ایڈیٹر کے رویے کے متعلق بھی کوئی اچھی رائے نہیں دی اس لئے میری استدعا ہے کہ میں اسے oppose نہیں کرتا

اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سے بھی ہماری گورنمنٹ کا خواتین کے متعلق رویے کا انظمار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، خواتین بڑی قابل احترام ہیں۔ یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ محترمہ فوزیہ براہم: جناب سپیکر! میں ہاؤس کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان صحافی حضرات کا بھی بہت شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ان کارویہ بھی بیان کیا اور میں خوش ہوں کہ شکر ہے کہ اسے صحافت کے خلاف نہیں سمجھا گیا۔ آپ کا بھی بہت شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اللہ منستر صاحب نے خواتین کے فنڈ کے بارے میں بات کر دی لیکن اپوزیشن کے بارے میں بھی کوئی کرم کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس لست میں شامل نہیں ہیں۔ لغاری صاحب! انہوں نے خواتین کی بات کی ہے اور آپ اس لست میں شامل نہیں ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اپوزیشن کے لئے valid نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپوزیشن والوں کو وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات کا ٹائم لے دیتا ہوں، یہ ان سے مل لیں اور اپنا مقدمہ پیش کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ٹائم لے دیں ہم collectively مل لیتے ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر اپوزیشن collectively ملنا چاہتی ہے تو آپ مجھے حکم فرمائیں میں ان کی convince معلوم کر کے آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مل لیں۔ بھاگٹ صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ وزیر خزانہ صاحب کہاں ہیں؟ کا رہ صاحب کے آنے تک اسے pending کرتے ہیں۔

محترمہ شمیلا اسلام: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ ابھی ٹھسیریں مجھے تھاریک استحقاق تو لینے دیں۔ ابھی تھاریک اتوائے کارکا وقت نہیں آیا۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے تھاریک استحقاق کو نمائانے دیں۔ تھریک استحقاق نمبر 55 جناب محمد محسن خان لغاری کی طرف سے ہے۔ لغاری صاحب ایہ میری commitment والی، یہی ہے نال؟

### نشان زدہ سوال نمبر 1190 کے غلط جواب کی فراہمی

(---جاری)

جناب محمد محسن خان لغاری: میر بانی، جزاک اللہ، اللہ آپ کو خوش رکھے۔ جناب! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو وزیر بحث لانے کے لئے تھریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسلامبی کی فوری دخل اندازی کامتفاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 21 جنوری 2008 کو ملکہ پبلک ہیلتھ انجینرنگ سے متعلق جوابات دیتے ہوئے سوال نمبر 1190 میں جانب رانا بر حسین کے جواب میں، جو میں نے on behalf of the concerned member پوچھا تھا محترم راجہ ریاض، وزیر پبلک، ہیلتھ انجینرنگ نے ایوان میں کہا کہ سال 2000 کے بعد کوئی سیورٹی یا وائرس پلائی کی سکیم نہیں بنی۔ میں نے ضمنی سوال میں پوچھا کہ کیا میاں چنوں میں سال 2000 کے بعد کوئی مذکورہ سکیم نہیں بنی۔ گئی ہے تو وزیر موصوف نے جواب دیا کہ میاں چنوں میں سال 2000 کے بعد کوئی سیورٹی اور وائرس پلائی سکیم نہیں بنی۔ جب میں نے کہا کہ میں ثابت کروں گا کہ سال 2000 کے بعد سکیم میں بنی ہیں اور وزیر موصوف کا جواب درست نہ ہے اور میں اس پر تھریک استحقاق پیش کرنے کا حق رکھتا ہوں جس پر جناب سپیکر نے اتفاق کیا۔ لہذا تھریک استحقاق پیش کرتا ہوں اور اس تھریک کے ساتھ میاں چنوں میں بننے والی 2006-07 کی سکیموں کے بارے میں ثبوت منسلک کر رہا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ 2006-07 اور 2007-08 میں سیورٹی اور وائرس پلائی سکیم میں

تحصیل میاں چنوں میں بنی ہیں اور وزیر موصوف کا جواب حقائق پر بنی نہ ہے۔ وزیر موصوف نے ایوان میں [\*\*\*\*\*] جواب دے کر اس معززاً ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس میں کچھ الفاظ آپ کو بدلتے پڑیں گے۔ ان نامناسب الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہیں بننے دیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بارہا یہ عرض کیا ہے کہ جوابات جو ہوتے ہیں وہ محکمہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ وزیر موصوف خود جوابات تیار نہیں کرتے۔ وہ ہمارے اس میں محکمہ کو represent کرتے ہیں تو ہمارا جماں پر انہوں نے وزیر موصوف کا ذکر کیا ہے وہاں وہاں پر یہ محکمہ کر دیں یعنی یہ اس کو amend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں اگر یہ جواب غلط ہو گا تو ہم اس کا ایکشن لیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے اس وقت لوٹ کھسوٹ کے الزامات لگائے تھے جس پر میں نے استحقاق کی تحریک جمع کرائی ہے۔ اس وقت ان کے جو الفاظ تھے وہ بڑے نازیبا تھے۔ یہ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اب آپ نے جو پڑھنا تھا وہ پڑھ لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں [\*\*\*\*\*] اس طرح کے جو الفاظ ہیں میں ان کے بارے میں محسن لغاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کو delete کر دیں۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

\* بحتم جناب سپیکر الفاظ کا کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): میں گزارش کروں گا کہ ان الفاظ کو delete کر دیں اور اس تحریک کو آپ pending کر لیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو take up کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرے پاس وہ کارروائی موجود ہے اگر آپ کہیں تو میں اسے پڑھ کر سنادیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس کارروائی ہے اور ہمارے بھی کان ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انہوں نے ہمیں accuse کیا، ہم پر لوٹ کھسوٹ کے الزامات لگائے وہ تو کسی کو بُرے نہیں لگے۔ ہماری بات آج آپ کو بُری لگ رہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے کسی کو nominate نہیں کیا۔ انہوں نے آپ کو nominate نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): محترم لغاری صاحب! اگر آپ وزیر موصوف کے خلاف اس نیاد پر تحریک استحقاق لانا چاہیں کہ انہوں نے کیا بات کی تھی تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مکملہ کی طرف سے غلط جواب پر تحریک استحقاق لاسکتے ہیں۔ یہاں پر کوئی منسٹر یا ممبر جب کوئی بات کرتا ہے تو اسے آئینی اور قانونی طور پر تحفظ حاصل ہے۔ اس کے خلاف آپ کوئی proceeding initiate نہیں کر سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وہ گراہ کن باتیں کر سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): یہاں تو بہت ساری باتیں ہوتی ہیں۔ آپ کی بہت ساری باتوں کے متعلق ہم کوئی رائے رکھ سکتے ہیں اور ہماری بہت ساری باتوں کے متعلق آپ کوئی رائے رکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! دیکھیں، آپ اتنے اپنے senior parliamentarian ہیں، میں آپ کی بات مان رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب! میں جو بات کر رہا ہوں وہ ثبوت کے ساتھ کر رہا ہوں۔ الزامات لگانا اور بات ہے میں تو ثبوت دے رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانتاناء اللہ خان): اگر ہم یہ کہیں کہ ہم لوٹ کھسوٹ کو ثابت کریں گے کیونکہ ہمارے پاس ثبوت ہیں تو پھر کیا وہ بات یہاں پر ثابت ہو گی؟ وہی ماں پر تو ثابت نہیں ہو گی اس لئے آپ اس تحریک کو amend کر لیں۔ محکمہ کے غلط جواب کی حد تک میں اسے take up کرنے اور اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ یہ الفاظ اس میں سے نکالیں، یہ مناسب نہیں ہیں۔ آپ senior parliamentarian ہیں جو الفاظ منستر صاحب کے بارے میں آپ نے کہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ درست ہے۔ ان کو delete کیا جائے باقی محکمہ کے جس افسر نے غلط جواب دیا ہے، ہم اس کے خلاف کارروائی کے لئے تحریک کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ کیا یہ جواب غلط نہیں تھا؟ میں نے یہی کہا ہے کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے تو کیا یہ غلط جواب نہیں تھا؟

جناب سپیکر: آپ محکمہ کی بات کریں کیونکہ جواب محکمہ نے دیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے کو وہی represent کر رہے تھے، کیا محکمہ کی بلڈنگ چل کر آئے گی، لکر چل کر آئیں گے یا فانیں چل کر آئیں گی؟ محکمہ کی نمائندگی تو منستر کرتا ہے۔

جناب سپیکر: محکمہ کے ان افسروں کے خلاف کارروائی ہو گی جنہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب! انہوں نے categorically یہ کہا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ریکارڈ آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ میرے پاس اسمبلی کا ریکارڈ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے ریکارڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ماشاء اللہ بڑے سمجھدار ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب! بات تو بنی ہے، باقی آپ مالک ہیں جیسے مناسب صحیح ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک بڑی valid تحریک استحقاق ہے اور آپ کی commitment تھی کہ اگر میں تحریک استحقاق لاوں گا تو اسے منظور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں اب بھی کہتا ہوں کہ جس افسر نے غلط جواب دیا ہو گا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ آپ کی تحریک استحقاق بنتی ہے اس لئے ہم ضرور اس کا نوٹس لیں گے۔ دیکھیں، میری بات سنیں۔ اس معزز ایوان کے جتنے ارکان ہیں وہ تمام کے تمام میرے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔ اگر ان کی کوئی بات آئے گی تو یقیناً مجھے نوٹس لینا پڑے گا "کسے باشد" یہ نہیں ہے کہ لغاری صاحب کے متعلق ہو یا ان کے متعلق ہو تو میں اس پر خاموش رہوں، ایسا نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اب اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ میں آپ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب کے بارے میں آپ نے جو الفاظ لکھ دیئے ہیں ان کو delete کر دیں۔ ملکہ نے ان کو جو غلط جواب دیا ہے اس کے لئے ہم تحریک کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ابھی اس کو اس طرح amend کر دیتا ہوں آپ بس مرتبانی کر کے اس کو استحقاق کیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی fresh amended تحریک دے دیں تو ہم ابھی up take کر لیں گے۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، اس کو amend کر لیں اور اس کے بعد یہ pending ہو گی کیونکہ اس میں procedure کے مطابق ملکہ سے جواب لیا جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کے مطابق ابھی اس کو amend کر کے لاتا ہوں، اس پر آپ کی commitment ہے کہ ابھی لیں گے تو میں دس منٹ میں آیا۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد محسن خان لغاری اپنی تحریک استحقاق کو amend کرنے کے لئے ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! لغاری صاحب وزیر موصوف کے بارے میں جو الفاظ استعمال کر رہے تھے میں مذکورت کے ساتھ کہوں گا کہ ان کے جو قائد حزب اختلاف ہیں ان کی آدمی تقریر جھوٹ پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم بھی پھر ان کے خلاف تحریک استحقاق لائیں گے۔ ہم اس کو ثابت کریں گے۔ جو تقریر انہوں نے آج کی ہے وہ بھی آدمی جھوٹ پر مبنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہاں اس ہاؤس میں بیٹھ کر ایسی بات مناسب نہیں ہے۔ اس floor پر جس کسی نے بات کرنی ہے وہ اپنے علم کی حد تک اس نے سچ بات کرنی ہے۔  
جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کریم صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہراج صاحب! Sorry, I was not following آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد یار ہراج: معزز ممبر نے ابھی بات کی ہے کہ ہمارے قائد حزب اختلاف غلط بیانی کر کے گئے ہیں تو میں اس پر صرف یہ گزارش کروں گا کہ اگر کوئی ممبر یہاں پر کوئی غلط بات کہتا ہے اور اس کا ثبوت کسی اور ممبر کے پاس موجود ہے تو بے شک وہ اس floor پر لائیں اور اس کو discuss کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم میں سے ہر کوئی، ہر وقت، ہر بات صحیح ہی کرے گا اگر کسی سے غلطی ہو جاتی ہے تو آپ highlight کریں۔ صرف ایک blanket statement دے دینا کہ ہمارے قائد حزب اختلاف غلط باتیں کر کے چلے جاتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ بغیر ثبوت کے کسی پر نہیں لگانا چاہئے، allegation گانا بست آسان ہوتا ہے۔ معزز رکن غیر ذمہ دارانہ بات کر رہے ہیں، ان کو اس طرح سے نہیں کرنا چاہئے۔ میربانی

**جناب ڈپٹی سپیکر:** لاءِ منسٹر صاحب! میں ابھی آیا ہوں اور follow نہیں کر رہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! محسن لغاری صاحب نے ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی اس میں انہوں نے اری گیشن منسٹر صاحب کے متعلق کہا ہے کہ انہوں نے فلاں جواب میں غلط بیانی سے کام لیا ہے تو میں نے یہ گزارش کی تھی کہ جوابات جو ہوتے ہیں وہ حکمہ کی طرف سے آتے ہیں۔ منسٹر on behalf of the department یہاں پر جوابات دیتا ہے، اس کی کوئی personal information نہیں ہوتی تو اس لئے آپ department کے خلاف تحریک استحقاق move کر سکتے ہیں۔ آپ کسی ممبر کے خلاف جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہے، اس کی کوئی بھی ہے، منسٹر ہے، پارلیمانی سیکرٹری ہے، چیئرمین ہے یا ممبر ہے اس کے خلاف capacity کے مطابق تحریک استحقاق نہیں لائی جاسکتی تو وہ amend کرنے کے لئے گئے ہیں۔ اگر وہ amend کر کے لے آئیں گے تو اس کو بے شک take up کر لیں۔ اس پر شاید ہر اج صاحب بات کر رہے تھے۔ ویسے تحریک استحقاق کا وقت تقریباً ختم ہونے کو ہے۔

**جناب محمد یار ہراج:** وہ بات تو ختم ہو گئی ہے۔

**ایک معزز ممبر:** لغاری صاحب باہر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): چلو وہ آجائیں گے تو ٹھیک ہے پھر اس کے مطابق ہو جائے گا۔ تحریک اتوائے کار جو بڑی اہم ہیں ان کو take up کر لیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** وزیر قانون صاحب جو House کا طریق کارہے اور جو rules ہیں اس کے مطابق تو یہ تحریک واپس لینی پڑے گی اور fresh file کرنی پڑے گی۔

**چودھری عامر سلطان چیئرمین:** جناب والا! لغاری صاحب کو اجازت دی گئی ہے تو وہ اس کو amend کر کے دس منٹ میں لارہے ہیں۔ اس کو آپ pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک اب dispose of کی جاتی ہے وہ نئی تحریک لے کر آ رہے ہیں۔ تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تحریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔

### تحریک التوائے کار

شیخ علاؤ الدین: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! میری بھی ایک عرض سن لیں۔ کل میں ایوان کے علم میں ایک مسئلہ لا یا تھا، اس پر سپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ کل اس کو تحریک التوائے کار کی شکل میں لے کر آئیں اور یہ معاملہ ضروری ہے۔ میری تحریک التوائے کار کو مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں رانا صاحب کے پاس بھی اس کی ایک کاپی ہے اور اس کا نمبر 995 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار آپ نے ابھی move کی ہے؟

شیخ علاؤ الدین: یہ کل میں نے move کی تھی اور کل اس پر بات کی تھی۔ سپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ اس کو آپ باقاعدہ نمبر لگا کر پھر پیش کریں۔ میں نے اب اس پر نمبر لگوایا ہے۔ تھوڑا سا معاملہ ہے لیکن یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اسے پڑھ دوں پھر اس کا جو بھی کل پر سوں تک جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں اسے ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ آپ کی تحریک کا نمبر کیا ہے؟

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! اس کا نمبر 995 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جب کل move کی تھی تو سپیکر صاحب نے آپ کو آج کے لئے move کرنے کی اجازت دی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! آج کا کما ہوا ہے اور رانا صاحب کے علم میں ہے کہ اس کو آپ بطور تحریک التوائے کار لائیں۔

جناب ڈپٹی سپریکر: آپ پھر اپنی اس تحریک التوائے کا رکو پڑھیں۔

### وفاقی حکومت کی طرز پر صوبہ میں کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤ الدین: شکریہ۔ جناب! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوي کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گرید 1 سے گرید 15 تک کے ملازمین کے لئے مرکزی حکومت نے حکم جاری کیا ہے جو کچھ اس طرح سے ہے۔

The undersigned is directed to state that the Federal Cabinet has decided that all those employees who were working on contract basis against posts in BS-1 to BS-15 in the Federal Ministries/Divisions/ Attached Department/ Subordinate Offices/ Autonomous/ Semi-Autonomous Bodies/ Corporations were appointed up to 03-06-2008 may be regularized. The decision of the Cabinet will also apply to the contract employees in F.A.T.A.

پنجاب حکومت میں اس وقت تمام کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے ہزاروں ملازمین غیر یقینی اور پریشانی میں شب و روز گزار رہے ہیں۔ ان کی اور ان کے اہل خانہ پر ہر وقت لٹکتی ہوئی تلوار کو مد نظر رکھتے ہوئے اس اہم مسئلہ کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لانا ضروری ہے تاکہ ان ملازمین اور ان کے بچوں کا مستقبل محفوظ کیا جاسکے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ  
جناب ڈپٹی سپریکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : جناب سپیکر! اس کی کاپی مجھے ابھی موصول ہوئی ہے اس کو آپ pending فرمائیں۔ اس کا متعلقہ جگہ سے جواب لے کر عرض کر دیا جائے گا۔

بورڈ آف انٹر میڈیاٹ اینڈ سینکنڈری ایجو کیشن رو اولپنڈی کا میٹر ک  
پرائیویٹ سائنس کے طلبہ کا امتحانی داخلہ لینے سے اذکار  
(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : جناب والا! اس کے علاوہ میں دو معاملات آپ کی خدمت میں یہاں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تحریک التوائے کا رنبر 967 تھی۔ اس میں محترم راجہ شوکت عزیز بھٹی صاحب نے ایک انتہائی اہمیت کا معاملہ یہاں اٹھایا تھا اور وہ معاملہ یہ تھا کہ "ہزاروں کی تعداد میں طالب علم رو اولپنڈی سینکنڈری بورڈ نے میٹر ک سائنس کے طالب علموں کے داخلے ان پرائیویٹ سکولوں اور طلباء سے لینے سے اذکار کر دیا ہے جن کا بورڈ سے الحاق نہ ہے۔" جبکہ پچھلے تین سالوں میں یہ داخلے لئے جاتے رہے ہیں اور اس سال انہوں نے اس کو روک دیا ہے تو یہ معاملہ میں نے محکمہ تعلیم کے ساتھ take up کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے تین سال کا grace period اس مقصد کے لئے دیا تھا کہ لوگ ایسے سکولوں میں داخل ہیں یا تو وہ اپنا سکول الحاق کروں یا پھر لوگ ان سکولوں میں داخلہ نہ لیں۔ یہ grace period ہے وہ تین سال کا تھا اور اب ختم ہو گیا ہے لیکن معزز ممبر اور اس House کی جو اس بارے میں sense تھی اس کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ تعلیم سے یہ معاملہ take up کیا گیا ہے اور ایک اور سال کا grace period extend کروادیا گیا ہے۔ اب اس سال بھی یہ طالب علم اپنا داخلہ بھیج سکیں گے اور اس کے بعد یہ بھی چاہیے کہ جگہ نے جو dead line ہے اس کے مطابق یا تو یہ سکول اپنے آپ کو الحاق کروالیں یا پھر ایسے سکولوں میں طالب علم داخلہ نہ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے اور مجھے حیرت ہے کہ treasury کی طرف سے کوئی حکومت پنجاب کے اس اقدام کو appreciate نہیں کر رہا لیکن

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان بچوں کے لئے، ان والدین کے لئے یہ ایک بہت بڑا step ہے اور اس سلسلے میں وزیر قانون صاحب! میری آپ سے یہ بھی گزارش ہو گی کہ آپ ان کو اس بات پر بھی پابند کریں کہ یہ اطلاع اخبارات میں بھی چھپے اور ان کو لیٹر بھی جائے کہ This is the last year. اور اگر وہ الحق نہیں کرتے تو آئندہ ان کو داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تاہم پنجاب حکومت نے یہ ایک بہت اچھا step لیا ہے۔ اب اس کے ساتھ ساتھ تنخ صاحب آپ کی جو تحریک التوائے کار ہے اس کا جواب آنے تک اس کو pending کیا جاتا ہے۔

**تنخ علاؤ الدین: ٹھیک ہے۔**

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب ڈپیکر! اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ محترم اور معزز اکین انتیائی اہمیت کے حامل معاملات یہاں House میں اٹھاتے ہیں اور اس کے بعد وہ بعض اوقات بھول بھی جاتے ہیں جبکہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے اور میں نے اس بات کو ensure کیا ہے کہ یہاں پر کوئی بھی معاملہ معزز ممبر اس ایوان کے یا گورنمنٹ کے علم میں لائے تو اس پر پوری طرح سے توجہ دی جائے۔

یہ دو ٹیپر ز تھیں مسمامہ سلمی شاہین ای ایس ٹی گورنمنٹ گرلنگ ہائی سکول ملتان اور دوسری تھی مسمامہ زر غونا عزیز ای ایس ٹی گورنمنٹ گرلنگ مذہل سکول جناح کالونی ملتان۔ ان کا ٹرانسفر کر دیا گیا تھا اور اپوزیشن کے ممبر نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ اس وقت ban ہے اور میں ٹرانسفر کیوں کی گئی ہے؟ یہ ٹرانسفر جو تھی administrative grounds پر کی گئی تھی کیونکہ ان میں سے ایک ٹیپر پر یہ allegation تھا کہ وہ اپنی کلاس میں reluctant ہے اور بطور class in-charge بچوں کو داخلہ دینے میں reluctant تھی لیکن اس کے باوجود چونکہ معزز ممبر ان اپوزیشن کا concern تھا تو اس لئے مجھے نے اپنے withdraw order کر لئے ہیں۔

جناب ڈپیٹی ڈپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ میرے خیال میں معاملات جس طرح House میں پیش ہو رہے ہیں اور ان پر جس طرح سے عمل ہو رہا ہے اس سے اس کی sanctity میں اضافہ ہو گا۔ جی، فناں منستر صاحب!

معزز ممبر سید حسن مرتضی کی جانب سے ڈی سی او منڈی بساوالدین کے رویہ  
کے خلاف اٹھائے گئے مکتہ اعتراض پر تشکیل دی گئی کمیٹی کی رپورٹ

کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنور اشرف کارہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! کل سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی  
کی تھی۔ ڈی سی او منڈی بساوالدین اور کچھ ایمپی ایز کے درمیان جو واقعہ پیش آیا تھا  
اس کی تفصیل سے ہم نے انکوارری کی اور اس کی جو findings ہیں وہ میں پوری ایوان میں پڑھ دیتا  
ہوں۔

The report of Special Committee constituted by Mr. Speaker and point of the order of Mr. Hassan Murtaza Syed M.P.A. on 27<sup>th</sup> November 2008, Mr. Hassan Murtaza Syed MPA and other members of Provincial Assembly raised the point of order regarding the attitude of District Coordination Officer of Mandi Bahauddin towards the elected representatives of the district especially towards Mr. Asif Bashir Bhagat M.P.A and Mr. Tariq Mehmood Sahi MPA. A committee was constituted by Mr. Speaker to enquire the matter and report to the Assembly within one day. The committee under the Chairmanship of Mr. Tanvir Ashraf Kaira, Minister for Finance, Malik Nadeem Kamran, Minister for Food, Syed Hassan Murtaza M.P.A and Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari M.P.A, Mr. Zulfqar Ali Gondal M.P.A, was constituted. At 1:00 pm on 27<sup>th</sup> November 2008 the D.C.O Mandi Bahauddin was asked on behalf of the Chairman of the Committee on telephone to appear before the

Committee of the Assembly at 3:00 pm. The D.C.O requested that it will take three hours to reach Lahore and the time of the meeting of Committee was fixed at 4:00 pm. The committee met at 4:00 pm on 27<sup>th</sup> November, 2008. But the D.C.O failed to appear before the Committee. The Committee waited till 5:00 pm and again he was contacted on the telephone. The D.C.O stated that we has to collect certain documents from his office and because of that reason he was late in leaving Mandi Bahauddin. The Committee after through deliberations decided to give fair opportunity of hearing to the D.C.O and the meeting was adjourned till 7:00 pm on 27<sup>th</sup> November, 2008. The Committee again met at 7:00 pm and afforded him full opportunity of hearing to Mr. Asif Bashir Bhagat, Mr. Tariq Mehmood Sahi, and Mr. Waheed Akhter Ansari D.C.O, Mandi Bahauddin. The Committee after thorough enquiry found as under:

There was hard exchange of words between Mr. Waheed Akhter Ansari D.C.O, Mandi Bahauddin and the M.P.As and the D.C.O raised his voice against the M.P.As in particular and all the elected representatives in general during the hot exchange of words. He also went on to allege that M.P.As are carrying files for the personal monetary benefits. The D.C.O was not able to give any satisfactory explanation of his admitted use of offensive language against the elected representatives. The D.C.O also univocally admitted before the Committee that he was never

physically man handled by the M.P.As. There was just a verbal blow between the elected representatives and the D.C.O Mandi Bahauddin. The D.C.O instigated strike in offices of the district government against the elected representatives and allowed the display of banners against the elected representatives. These offensive acts were uncalled for and against the discipline of a public servant. This might have created law and order situation in the district is act an out of omission in the handling situation, resulted in publication of news items in the media against the elected representatives. The allegations of corruption against Mr. Waheed Akhter Ansari D.C.O Mandi Bahauddin could not be substantiated before the Committee.

In view of the above, the Committee has unanimously recommended that the government shall immediately transfer Mr. Waheed Akhter Ansari D.C.O Mandi Bahauddin from his present place of posting. Thank you, sir!

جناب ڈپٹی سپیکر: کارہ صاحب! اس روپورٹ کی ایک کاپی مجھے بھی دے دیجئے گا۔ لاءِ منستر صاحب!  
 وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! کل جب یہ معاملہ یہاں ہاؤس میں پیش آیا تو اس پر ہمارے بھائی بڑے جذباتی تھے اور جذبات میں یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ without any enquiry and without any reason تو میں نے اس وقت بھی ان کی خدمت میں یہ گزارش کی تھی کہ دیکھیں، یہ ایک معزز ہاؤس ہے، یہ صرف اپنے حقوق کا custodian نہیں ہے بلکہ یہ پورے صوبے کے 8 کروڑ عوام کے حقوق کا custodian ہے اور اس میں تمام D.C.O's، D.P.O's بھی آتے ہیں، لکر ک

بھی آتے ہیں اور سمجھی لوگ آتے ہیں اس لئے جماں پر ہماری اپنی ذات involve ہو، وہاں پر ہمیں on the floor of the grace and space کام لینا چاہئے اور میں نے House ان کو اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی کہ آپ اس معاملے کو inquire کر لیں۔ آپ یہاں سے کمیٹی بنادیں اور اس کمیٹی میں اپوزیشن کو بھی شامل کریں اور وہ کمیٹی جو فیصلہ کرے گی، on behalf of the government میں نے یہ commitment کی تھی کہ گورنمنٹ اس پر عمل کرے گی۔ میں اس کے بعد محترم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب سے آج صحیح ملا ہوں اور میں نے ان کو بتایا کہ کل یہ معاملہ ہوا اور وہاں پر اس طرح سے ساری گفتگو ہوئی تو محترم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب نے یہ کہا کہ میں اس معزز ہاؤس اور ہر ممبر کے استحقاق، عزت و احترام کا اپنے دل سے قائل ہوں۔ (نصر ہائے تحسین)

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میرا مقام، میری طاقت اس معزز ہاؤس میں بیٹھے معزز ممبران سے ہے، اس معزز ہاؤس سے ہے اور انہوں نے کہا کہ کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے گی اور جب کمیٹی آج اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے تو آپ میری طرف سے کہہ دیں کہ ان کا جو بھی حکم ہوا گورنمنٹ اس پر من و عن عمل کرے گی اور انہوں نے کمیٹی کے معزز ممبران اور جن دوستوں کی اس میں involvement ہوئی تو انہوں نے ان سے ملاقات کرنے کی بھی خواہش ظاہر کی تھی اور انہوں نے کہا کہ آج اگر میں اسلام آباد سے جلدی واپس آگیا تو میں آج ان سے ملنا بھی چاہوں گا اور ان کا یہ بھی فرمانا تھا کہ اگر آج اسلام آباد کے حوالے سے میری انتہائی اہم مصروفیات نہ ہوتیں، ایک تو ان کی صدر آصف علی زرداری صاحب سے ملاقات تھی تو انہوں نے کہا کہ میں خود ایوان میں آکر وہاں بیٹھ کر کمیٹی کی جو بھی رپورٹ معزز ہاؤس میں پیش ہوتی میں خود اس بات کو own کرتا اور ان کو یہ خود کتنا کہ آپ کی رائے کا احترام کرنا میرا فرض ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ نے جو بھی کار کر دی گی کرنی ہے، گورنمنٹ کی جو بھی طاقت ہے، گورنمنٹ کی جو بھی عزت ہے اس معزز ہاؤس میں بیٹھے منتخب تمام ممبران سے ہے خواہ کسی کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا کسی کا تعلق Treasury Benches سے ہو۔ (نصر ہائے تحسین)

میں یہ رپورٹ کنویزر کمیٹی جناب تنویر اشرف کا رہے سے حاصل کر لیتا ہوں اور اس کے فوراً بعد میں اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے گورنمنٹ کو پہنچاؤں گا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!**

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اکل تین issues raise ہوئے تھے جو اخباری خبروں کے اوپر based تھے۔ ایک یہ معاملہ تھا اس کے لئے ہم نے D.C.O صاحب کو ایک hearing دینے کے لئے اور اس معاملے میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے 7 گھنٹے D.C.O صاحب کا انتظار کیا۔ وہ شام کو 7:00-6:30 بجے آئے اور ہم نے ان کا انتظار کیا تاکہ وہ بھی اس پر اپنا موقف بیان کر سکیں اور one sided refer کارروائی نہ ہو۔ اس کے علاوہ ایک اور معاملہ جو ہاؤس کے سامنے پیش ہوا تھا اور جسے Environment Secretary کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ نے ٹوبہ نیک سگھ ہسپتال کے M.S کو ایک غسل خانے کے اندر بند کر دیا تھا جو کہ ایک سرکاری افسر اور ایک professional doctor کے ساتھ زیادتی تھی، ہم نے وہ issue bھی raise کیا تھا۔ ایک اور اخباری خبر تھی کہ سیالکوٹ کے اندر کسی پبلک نمائندے کے ایماء پر وہاں کے ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ کے افسر کو بند کیا گیا اور اس سے رات کو زبردستی letters appointment کے اوپر دستخط کرائے گئے اور رات کے 3/2 بجے اس کے بیوی بچوں نے ہاتھ پاؤں جوڑ کر اسے آزاد کر دیا۔ یہ تین issues کو refer کیا گئے تھے۔ ان میں سے Environment Secretary والی بات تھی، کا رہ صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رابطہ کیا تو چیف سپیکر ٹری نے کہا کہ وہ سپیکر صاحب سے بات کریں گے۔ اس میں ہمارے پریس والے بھائی شایدیہ سمجھیں کہ اس میں چونکہ کوئی ممبر involved نہیں تھا تو اس میں ہم نے کوئی دلچسپی نہیں لی۔ اس میں بھی پوری دلچسپی لی گئی اور انشاء اللہ اس پر بھی آگے چلا جائے گا۔

جناب سپیکر! میرا issue سیالکوٹ میں ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر کے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھا۔ اس issue کو touch کیا گیا۔ میری استدعا ہے کہ to be fair اگر ہم ایک اخباری خبر کے اوپر یہ سارا کچھ کرتے ہیں جیسے ہمارے ممبر کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی تو اسی طرح

اگر کسی اور کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، تمیں اس کو بھی in the spirit of fairness take up کرنا چاہئے تھا، اس تیرے معاملے کو up نہیں کیا گیا۔ میں نے کمیٹی کی final report سے پسلے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔ کل میں نے بھی D.C.O صاحب کا 7 گھنٹے انتظار کیا تو آج جب اس کی رپورٹ بنائی جا رہی تھی اور باقی ان دو معاملات کا ذکر نہیں تھا تو میں نے disapproval of the report پر آج اس سے walkout کیا تھا۔ مربانی کر کے ان دو باقی معاملات کی بھی تحقیق کروائی جائے، ہمارے press والے بھائیوں کو کہیں یہ نہ impression ملے کہ جماں حکومتی ممبر کی بات تھی وہاں پر تو interest یا گیا اور جماں کوئی بات حکومتی ممبر کے خلاف جا رہی تھی اس کو نہیں لیا گیا اور جماں پر ایک professional doctor کی عزت کا تعلق تھا وہاں پر بھی interest نہیں لیا گیا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ باقی دو معاملات کے اوپر بھی رپورٹ کے لئے کوئی deadline fix کر دیں یا کوئی تاریخ fix کر دیں۔ اس کو time frame کے اندر constrain کر دیں۔ شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فناں منڑ!**

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کارہ): جناب سپیکر! دراصل سپیکر صاحب نے جو کمیٹی constitute کی تھی وہ اس purpose کے لئے کی گئی تھی لیکن جب یہ کمیٹی کی جا چکی تھی تو اس کے بعد فاضل ممبر ان نے ان ایک دو issues کو point out کیا ہے۔ کمیٹی اُن دو review issues کو meet کرے گی۔ ہم دوبارہ

**جناب ڈپٹی سپیکر: باب دیکھیں! یہ تو اس کمیٹی کے ambit میں آتا ہے۔ You should sit with them.**

**MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** I am the one person and there are most always be out voted.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں یہ ہے کہ کمیٹی میں آپ جو بھی issue raise کریں گے اور جو بھی They have to take it in writing میرے سامنے رپورٹ آئی ہے۔

**MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** Did they refer my walking out of committee in the report?

**MR DEPUTY SPEAKER:** It was not.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ تو میں بیٹھتا ہوں۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ بھی دیکھیں کہ جس دن renewable تھا اور آخر میں آپ واک آؤٹ کر گئے۔ That was not the way.

**MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI:** I did not take the right step?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کارئرہ صاحب! اس میں کیا ہوا تھا، انہوں نے اس میں واک آؤٹ کیا تھا یا کیا ہوا تھا؟

وزیر خزانہ (جناب تنور اشرف کارئرہ): جناب سپیکر! لغاری صاحب کی ہماری کمیٹی میں contribution throughout بتتھیں اور ان کا جو inputs تھیں اس کے مطابق سارا فیصلہ ہوا ہے، انہوں نے اس کو approve کیا ہے۔ آخر میں جب فیصلہ لکھا جا چکا تھا تو اس کے بعد انہوں نے point out کیا کہ یہ issues دو بھی raise کرے جائیں جس میں ایک Environment Secretary کا issue تھا۔ ان سے ہم نے رابطہ کیا وہ کل فیصل آباد میں تھے، آج دوبارہ رابطہ کیا ہے تو ان کو کمیٹی بلارہی ہے لیکن جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ دونوں issues کمیٹی کو refer نہیں ہوئے تھے۔ اس معاملے میں آپ جس طرح guide کریں گے تو اس کے مطابق یہ کمیٹی کام کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر اخیال ہے اب تو اس میں بات ہو گئی ہے۔ آپ کمیٹی میں بیٹھ جائیں اس کے بعد اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو پھر will Refer it to the Speaker, then we will see it.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ایک اور complaint ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فی الحال مجھے اس کو up wind کرنے دیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈ ووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری جاوید احمد (ایڈ ووکیٹ): جناب سپیکر! میں اسی سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو کمیٹی نے recommendations دی ہیں اور اس میں یہ ذکر ہے کہ اس کا ٹرانسفر کر دیا جائے تو میں ہاؤس کے سامنے اور آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں دوچیزیں missing ہیں۔ ایک تو یہ کہ گورنمنٹ کو law in accordance with کے against کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ further proceedings کر کر کے اس کو منطقی انعام تک پہنچایا جائے۔ اس میں دوسری بات یہ ہے کہ اگلے سیشن میں ایوان میں اس کی رپورٹ آنی چاہئے کیونکہ It is being referred by the House.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ رانا صاحب! اس کی رپورٹ اگلے سیشن میں House میں put کریں گے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈ ووکیٹ): جناب سپیکر! رپورٹ ہاؤس کے اندر بھی آئے اور اس کے خلاف جو allegations ہیں ان پر law in accordance with کا روائی جاری رہنی چاہئے، صرف ٹرانسفر ختم نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران) : جناب سپیکر! اس اجلاس میں دو issues میرے پرورد کئے گئے تھے جس کی رپورٹ دینا میں ضروری صحبت ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں؟  
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران) : جناب سپیکر! ایک تو Dew issue bottle کی related تھا جو کہ ایک معزز ممبر نے یہاں پر دکھائی تھی جس میں ایک wrapper ہوتی کے problems ہونے کا اندازہ تھا۔ اندربند تھا جس سے hygienically create بہت سی add کرنا چاہتا ہوں اور record on لانا چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی میں جناب کامران مائیکل صاحب، محترمہ عارفہ خالد صاحبہ اور محترمہ ماائزہ حمید صاحبہ شامل ہیں۔ اس تین رکنی کمیٹی نے اس سلسلے میں ڈی سی اولہا ہور، ای ڈی او (آر) اور متعلقہ افسران سے meeting کی ہے اور اس کمپنی جو کہ Pepsi Limited ہے اور Dew بناتی ہے ان سے رابطہ کیا گیا اور samples کاٹھے کئے گئے۔ اس فیکٹری کا چالان بھی کر دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ مزید 96 شر سے اکٹھے کئے گئے ہیں اور ان کو لیبارٹری میسٹ کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ اس کے لئے یہ کمیٹی already work کر رہی ہے، انشاء اللہ یہ پندرہ بیس دن کے اندر اندر آپ کو رپورٹ پیش کر دے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا issue جو میرے پرورد کیا تھا وہ زعیم قادری صاحب کی طرف سے تھا کہ ہمارے Services Hospital میں dialysis arrange کے لئے مشین نہیں کی گئی۔ یہاں پر ہاؤس میں یہ بات کی گئی تھی کہ تین دن کے اندر اندراں کو provide کر دیا جائے گا یا اس کے متعلق انفار میشن دی جائے گی۔ اس کی رپورٹ آگئی ہے اور ساری بات complete ہو چکی ہے۔ اس میں جگہ بھی fix arrange کر دی گئی ہے، مشین بھی کر لی گئی ہے اور 4۔ دسمبر کو میں نے زعیم قادری صاحب کو invite کیا ہے کہ وہ ہسپتال میں تشریف لے جائیں۔ اگر کہیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا اور انشاء اللہ وہ مشینوں کو working condition میں دیکھیں گے۔ یہ میں نے آپ کو رپورٹ دے دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ دونوں reports آپ اگلے سیشن میں ہاؤس میں پیش کریں گے۔ اب تحریک التوائے کا رکاووت ختم ہو چکا ہے۔ اب جناب محسن لغاری صاحب کی تحریک استحقاق ہے اس میں چونکہ amendment ہے اور fresh ہے اس لئے آپ اسے پڑھ دیں۔

### تحاریک استحقاق

(---جاری)

#### نشان زدہ سوال نمبر 1190 کے غلط جواب کی فراہمی

(---جاری)

جناب محمد محسن خان لغاری: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کی متناظر ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 21 نومبر 2008 کو محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات کے جوابات دیتے ہوئے سوال نمبر 1190 میں منجانب رانا بابر حسین کے جواب میں جو میں نے on behalf of the concerned member پوچھا تھا محترم راجہ ریاض صاحب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ایوان میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ سال 2000 کے بعد کوئی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنی۔ میں نے ضمنی سوال میں پوچھا کہ کیا میاں چنوں میں سال 2000 کے بعد کوئی سکیم نہیں بنی؟ تو وزیر موصوف نے جواب دیا کہ میاں چنوں میں سال 2000 کے بعد کوئی سیورچ اور واٹر سپلائی سکیم نہیں بنی۔ جب میں نے کہا کہ میں ثابت کر دوں گا کہ سال 2000 کے بعد بھی سکیمیں بنی ہیں اور وزیر موصوف کا جواب درست نہ ہے اور میں اس پر تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق رکھتا ہوں جس پر جناب سپیکر نے اتفاق کیا لہذا تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس تحریک کے ساتھ میاں چنوں میں بننے والی 2006 اور 2007 کی سکیمیوں کے بارے میں ثبوت منسلک کر رہا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ 2008-2007، 2007-2006 میں سیورچ سسٹم اور واٹر سپلائی کی سکیمیں تحصیل میاں چنوں میں بنی ہیں۔ محکمہ کا جواب حقائق پر بنی نہ ہے

محترم وزیر صاحب نے محکمہ کی طرف سے دیئے گئے غلط جواب پر بضورہ کرنہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجرد کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک جو ہے technically mover نہیں بتی کیونکہ mover یہ کہا ہے کہ محترم وزیر صاحب نے محکمہ کی طرف سے غلط جواب پر بضورہ کرنہ میر استحقاق مجرد کیا ہے۔ اگر وہ یہ کہتے کہ محکمہ نے غلط جواب دے کر میر استحقاق مجرد کیا ہے تو یہ غلطی تھی لیکن انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے بضورہ کرنہ میر استحقاق مجرد کیا ہے اور کوئی بھی ممبر منسٹر کے خلاف تحریک استحقاق نہیں لاسکتا۔ کوئی ممبر دوسرے ممبر کے خلاف تحریک استحقاق پیش نہیں کر سکتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کس rule کے تحت نہیں پیش کر سکتا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آپ مجھے بتا دیں کہ کس rule کے تحت پیش کر سکتا ہے؟ کوئی معزز ممبر دوسرے معزز ممبر کو استحقاق کیمیٹی میں طلب ہی نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف تحریک استحقاق پیش نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے پچھلے دس، میں یا ساٹھ سال کی روایت بتا دیں کہ کسی ممبر نے کسی ممبر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کی ہوا وہ admit ہوئی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: محکمہ نے غلط جواب دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، ہاں بالکل! محکمہ غلط جواب دے تو وہ استحقاق مجرد ہونے کے لئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب باری باری بات کریں۔ لا، منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں ان کو پہلے بات ختم کر لینے دیں پھر جب وہ کھڑے ہیں تو ان کو بات کر لینے دیں، پھر اگر آپ کی کوئی بات ہے تو وہ بالکل سُنی جائے گی۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ایوان میں بار غلط جواب دئیے جا رہے ہیں اور اس غلط جواب پر اگر کوئی یہ بھی نہ مانے کہ یہ غلط جواب ہے اور اس پر وہ بحث کرتا رہے اور categorically آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ میرے پاس ریکارڈ ہے جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ categorically کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی سکیم نہیں بنی تو ان کا اس غلط جواب کے اوپر بصرہ ہنا، insist کرنے کا وہ وہی جواب ہے۔ میرے خیال میں ہمارا باقی فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم تو پھر وہی تھوڑے سے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! ایک بات سُنیں۔ جب آپ بار بار یہ بات کرتے ہیں۔ میں جس چیز پر بیٹھا ہوں اس کا اپنا ایک تقاضا ہے۔ آپ یہ بتادیں کہ آج تک کوئی کام اس چیز نے ایسا کیا ہو جو اس ہاؤس کے تقدس کے خلاف ہو اور میری دوسری بات سن لیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو یہ نہیں کہا گیا کہ آپ یہ تحریک استحقاق لے کر نہ آئیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ as a custodian of this House میں بھی feel کرتا ہوں کہ جس طرح آپ میرے لئے محترم ہیں اسی طرح ہاؤس میں بیٹھا ایک ایک رکن میرے لئے بہت معزز اور محترم ہے۔ ہم ان کے conduct کو اس ہاؤس میں زیر بحث نہیں لاسکتے۔ آپ کی ان کے ساتھ ایک understanding ہوئی تھی کہ آپ جو تحریک استحقاق لے کر آئیں گے وہ گھنے کے خلاف لائیں گے۔ اگر آپ اس کی language کو دوبارہ پڑھیں تو اس میں آپ نے مکمل معزز وزیر کی طرف رخ کر کے لکھا ہے۔ یہاں پر آپ یہ لکھیں کہ ملکہ جس نے غلط جواب دیا ہے اس کے خلاف یہ تحریک استحقاق ہے اور اس کو مجلس استحقاقات کے سپرد کریں۔ اس ہاؤس کی sanctity کوئی بھی خراب کرے گا، چاہے وہ کوئی ملکہ بھی ہو تو ہم نے اس کو watch کرنا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا وزیر اس سے مستثنی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ ماشاء اللہ خود سینئر پارلیمنٹریں ہیں۔ جو جواب لکھا ہوا آگیا ہے تو in future ہم نے اس بات کو make sure کرنا ہے کہ ملکہ غلط جواب نہ بھجے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پھر وزیر صاحب اس کو مان لیں کہ یہ غلط جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: الغاری صاحب! جب وہ آپ کے ساتھ بیٹھیں گے تو بات ہو جائے گی۔ فی الحال آپ کو اپنی تحریک استحقاق کو amend کرنا پڑے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ پر چھوڑتا ہوں اور اس کی الفاظی آپ خود کروا لیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ بالکل بجا فرمائے ہیں لیکن ایک منسٹر ایک چیز پر بضد ہے، یا تو مجھے پر یہ ذمہ داری ڈال دی جائے اور اب اگر منسٹر بھی اس میں involve ہے تو پھر ہاؤس کا جو استحقاق مجروح ہوا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟ جماں تک مجھے کی ذمہ داری بتتی ہے ہم سے مانتے ہیں لیکن ہاؤس میں جو بات ہوتی ہے اس میں متعلقہ منسٹر involve ہوتا ہے یا تو منسٹر صاحب یہ فرمادیتے کہ میں مجھے سے consult کر کے confirm کروں گا۔ اب منسٹر صاحب ہاؤس کے اندر assurance دے رہے ہیں جو غلط ہے۔ مجھے توجہ کر رہا ہے so کر رہا ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ منسٹر اور حکومت بھی اس ہاؤس اور عوام کے ساتھ وہی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز صاحب! آپ بھی ماشاء اللہ یہاں پر مجھے کی طرف سے آئے ہوئے سوالوں کے جواب دیتے رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ایک sense ہوتی ہے کہ جب یہاں پر مجھے کی طرف سے جواب آئیں گے تو وہ صحیح ہوں گے۔ آپ کا یہ بڑا چھا اقدام ہے کہ آپ نے point out کیا کہ مجھے نے صحیح جواب نہیں دیا۔ اب اس پر جو کارروائی بتتی ہے وہ طریقہ کے مطابق بتتی ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن legal and valid بات یہ ہے کہ آپ اس میں amend کر کے direct ہوں گا اور گورنمنٹ سے جواب بھی مانگوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس بات کی assurance تو دی ہے لہذا اس کو Assurance Committee کے پاس refer کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جو طریق کار ہے اسے پہلے آپ adopt کر لیں۔ آپ اس میں amendment کر کے لے آئیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ اس کی الفاظی کر لیں لیکن وزیر صاحب کا اس بات پر بقدر ہنا مناسب نہیں ہے کیونکہ انہوں نے کما کہ categorically یہی جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو amend کر کے لے آئیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی بالکل تسلی ہو گی۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں بیٹھے معزز اراکین میں چاہے کوئی منستر ہو یا کوئی بھی حیثیت ہو، آئینی طور پر اور rules کے مطابق جو بات وہیں کرتے ہیں ان کو ویسے ہی استحقاق حاصل ہے۔ جو بات یہ کہ رہے ہیں اگر یہ درست بھی ہو تو پھر بھی آپ تحریک استحقاق کسی دوسرے معزز ممبر کے خلاف نہیں لاسکتے کیونکہ محکمہ صحیح جواب دینے کا یہاں ذمہ دار ہے۔ کل کو اگر آپ نے یہ ثابت کیا کہ یہ جواب غلط ہے تو منستر صاحب کو ہی کہا جانا ہے کہ آپ محکمے کے خلاف action لیں۔ جو آپ نے لکھا ہے اس کے مطابق تو ہم محکمے کو بلا ہی نہیں سکتے، صرف منستر صاحب کو ہی بلا نہیں اور کہیں کہ آپ نے ضد کیوں کی ہے؟ اس ضد کا استحقاق کیمیٹی کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا یہ معاملہ Assurance Committee کے پاس جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! یہ اس وقت کیمیٹی میں جائے گی جب یہ ضابطے کے مطابق ہو گی۔ آپ اس کو amendment کر کے move کریں۔ اس ہاؤس کے پچھے precedents بھی ہوتے ہیں اور ماشاء اللہ ہاؤس کی بڑی عظیم روایات ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیئرم: جناب سپیکر! ہمیں قانون اور روایات بتادی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مجھے قانون دکھادیں جس کے تحت ممبر ان کے اوپر اس ہاؤس میں بحث ہو سکتی ہے۔ میں آپ کو 101 precedents دکھادیتا ہوں جس کے اندر معزز ممبر ان کے استحقاق اور ان کی عزت کا خیال رکھنا اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر! ممبر ان کا استحقاق بتا ہے اور ان کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن ایک ممبر ساروں پر حاوی نہیں ہوتا لیکن جو منسٹر اپنے تحریکے کو defend کر رہا ہو اور ہم تو تحریکے خلاف جانا چاہ رہے ہیں۔ یہاں پر ہمیشہ پچھلے ساروں کا حوالہ دیا جاتا ہے اور بار بار کچھ اچھا لئے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جب ہم ان چیزوں کو آپ کے نوٹ میں لاتے ہیں تو پھر ان چیزوں کو پیچھے ہٹادیا جاتا ہے۔ ہمارا مقصد صرف یہ واضح کرنا ہے کہ آپ کے اپنے قول و فعل میں تضاد ہے۔ پہلے آپ اپنے گریباں میں جھانکیں تب جا کر دوسروں پر الزام تراشی کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں Rules of Procedure کے مطابق بتانا چاہتا ہوں کہ ایک law ہوتا ہے اور ایک proper demand ہوتی ہے اس کے علاوہ جو آپ کا decision ہے وہ باقی ساری چیزوں کو over rule کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغواری صاحب! اس حوالے سے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ 169 کو پڑھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

**169. Decision of Speaker on procedure.** If any doubt arises on any point of procedure or interpretation of the rules, the Chairman may, if he thinks fit, refer the point to the Speaker whose decision shall be final.

آپ تحریک استحقاق کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر ممبر کے conduct پر ممبر کے discussion ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح آپ کے پاس کوئی relevant rules موجود نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کی روایات میں رہ کر ہم نے اپنے ممبر کی عزت اور استحقاق کو مجرور نہیں ہونے دینا اور ان کا خیال رکھنا ہے۔ میر یہاں پر final decision یہ ہے کہ ہم کسی ممبر کے conduct کو

اس طرح تحریک استحقاق کی شکل میں under discussion نہیں لائیں گے۔ اب آپ کو تحریک استحقاق نئی move کرنی پڑے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانتاناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم لغاری صاحب کو آپ نے کا حوالہ دے دیا ہے تو میں ان کی توجہ چاہوں گا کہ آئین کے آرٹیکل 66 میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ:

**66. Privileges of members, etc.-**(1) Subject to the Constitution and to the rules of procedure of Parliament, there shall be freedom of speech in Parliament and no member shall be liable to any proceedings in any Court in respect of anything said or any vote given by him in Parliament, and no person shall be so liable in respect of the publication by or under the authority of Parliament of any report, paper, votes or proceedings.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم کسی کورٹ میں تو نہیں جا رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ سنیں تو Whatever he utters in Parliament in Parliament that comes within....

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اس وقت وزراء حضرات کو کھلی چھٹی ہے، وہ جھوٹ بولتے رہیں، غلط جواب دیتے رہیں لیکن اس کے بارے میں کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ چاہیں تو اس کے بارے میں بڑا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ آپ اس کو amend کر کے لائیں فی الحال میں اس کو dispose of کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس ہاؤس میں وزراء کو کھلی چھٹی کے ساتھ ساتھ Opposition کو بھی کھلی چھٹی ہے کہ اس نے پچھلے آٹھ سالوں میں جو کچھ کھایا ہے وہ ہضم کرنے کے باوجود بھی جھوٹ بولتے رہے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! رانا صاحب تو بات کو مذاق میں ڈال رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ ہاؤس کے وقت کا بھی خیال کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اگر رانا صاحب کہتے ہیں کہ پچھلا کھایا پیا ہے تو یہ پھر وہ policies کیوں لا رہے ہیں؟ رانا شاہ اللہ صاحب کا اس وقت جو ٹاف ہے وہی ٹاف راجہ بشارت صاحب کا تھا اگر یہ ایسا کہتے ہیں تو ان کو راجہ بشارت کا ٹاف رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ محکموں میں دیکھا جائے تو 100 فیصد پچھلے دور کی policies کو ہی continue کیا جا رہا ہے، یہ بھی check کر لیں۔ میں واضح بات کر رہا ہوں کہ اگر راجہ بشارت صاحب کے دور میں ان کا جو ٹاف تھا اسی کو کیوں اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ اگر ان کی policies خراب تھیں تو یہ کیوں اس کو اپنارہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لگتا ہے کہ آپ ان کی نوکریوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! جو ٹاف راجہ بشارت صاحب کے پاس تھا وہ official ٹاف تھا اور وہ ان کا ذاتی ٹاف نہیں تھا اور جماں تک کھانے پینے والی بات ہے تو راجہ بشارت صاحب کے متعلق بست کم ثبوت ہیں کہ انہوں نے کھایا پیا ہو۔ باقی بہت سے لوگوں کے پاس ایسے مجھے تھے جن میں بست ہی کھایا پیا ہے۔ (قہقہہ)

چودھری عامر سلطان چیمہ: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: اس پر بھی بات واضح ہونی چاہئے اور آپ House میں ایک انکوائری کیمیٹی بنائیں، جو کچھ کسی ڈیپارٹمنٹ میں پہلے ہوا ہے یا کھایا گیا ہے کیونکہ الزامات تو بڑی آسانی سے لگا دیئے جاتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ فیصل آباد میں قبضہ گروپ کو جو ہدید کر رہا ہے، اس کا میں رانا

شناء اللہ پر الزام لگاؤں گا کہ یہ فیصل آباد میں قبضہ گروپ کے سرغندہ ہیں اور اسی طرح دوسرے بھی بڑے بڑے لوگ جو مختلف اصلاح میں ہیں تو میں ان کے نام بھی لے دوں گا۔ الزام لگا دینا بڑا آسان ہے۔ آپ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنادیں تاکہ جس نے کھایا وہ اپنے منطقی انعام کو پہنچے۔ وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈولیپمنٹ اور ہاؤسنگ و شری ترقی (سردار دوست محمد خان کھوسے) پولانٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوست محمد کھوسے صاحب!**

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈولیپمنٹ اور ہاؤسنگ و شری ترقی (سردار دوست محمد خان کھوسے):  
جناب سپیکر! چیمہ صاحب ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ یہاں پر رانا صاحب نے general in general  
بات کی ہے اور کسی کو point pin نہیں کیا۔ میربانی فرمائیک دوسرے کی values کو برقرار رکھیں  
اور اس House کی کو برقرار رکھتے ہوئے کم از کم کسی کو نام لے کر point pin نہ کیا جائے۔  
وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناشناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات میں نے کی وہ میں نے  
بات کی اور راجہ بشارت صاحب کا اگر میں نے نام لیا تو ان کے متعلق میں نے اچھی بات کی  
اور باقی general بات کی ہے اور اب محترم عامر سلطان چیمہ صاحب نے میرا نام لے کر بات کی ہے تو  
اگر اب میں محسن لغاری صاحب سے پوچھوں کہ اب مجھے بتائیں کہ تحریک استھاق پیش کی جاسکتی  
ہے اور وہ accept کی جاسکتی ہے؟ آپ نے جو یہاں پندرہ، میں منٹ یا آدھا گھنٹہ بحث کی ہے تو آپ  
خود ہی اس کا جواب جب مجھے دیں گے تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے in general بات کی  
ہے اور اب چور کی داڑھی میں تکنے والی بات اگر کسی پر ثابت ہو تو میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں  
ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس تسلسل کے ساتھ بات کی ہے جو انہوں نے  
وقتہ سوالات میں بات کی تھی اور اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ یہ سارے جو لوگ بیٹھے ہیں یہ  
بے ایمان اور کرپٹ ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا اور میں نے یہ کہا تھا کہ یہ  
الفاظ واپس لئے جائیں تو میں نے اسی تسلسل سے جو بات انہوں نے صحیح وقتہ سوالات میں کی تھی، اس پر

کی تھی کہ یہ بڑی آسانی سے الزام لگادیتے ہیں اور بڑی آسانی سے بات کر جاتے ہیں۔ کم از کم اس کا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کیوں نہیں کرتے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ کس نے کھایا، کس نے نہیں کھایا تو جن لوگوں نے بھی کھایا ہے اب تو ان کی حکومت ہے تو انہیں کثیرے میں لے کر جائیں، ان کو ہتھڑیاں لگائیں، وہ اندر جائیں اور ان کو احتساب میں لا لائیں۔ ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ جن لوگوں نے کھایا ہے ان سے ایک ایک پانی کمالی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چیئرم صاحب میرے بھائی ہیں۔ انہوں نے اگر بات کی ہے تو میں شاید انہیں بات سمجھنا نہیں سکا۔ میں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ ان سب لوگوں نے کرپشن کی ہے، سب لوگوں نے کھایا ہے۔ میں حلاگہ کہتا ہوں کہ محسن لغاری صاحب نے کوئی کرپشن نہیں کی، میں حلاگہ کہتا ہوں کہ عبداللہ یوسف صاحب نے کوئی کرپشن نہیں کی۔ میں نے سب کا تو نہیں کہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ یہ بحث ایسی ہے کہ محسن لغاری صاحب کی تحریک استحقاق سے شروع ہوئی تھی تو

Let me give my ruling on that

وزیر خوارک و صحبت (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوارک و صحبت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب بھی اذان ہوتی ہے تو نماز کا وقت ہونا چاہئے تو انشاء اللہ الگے اجلاس سے ہونا شروع ہو جائے گا تو آج جمعۃ المبارک ہے اور ایک بجے کا وقت ہو چکا ہے تو مربانی کر کے جمعہ کا وقت گزر رہا ہے تو accordingly چلیں۔ شکریہ محترمہ شمیلہ اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شمیلہ اسلام: جناب سپیکر! خواتین کے حوالے سے ایک issue کی جانب توجہ مبذول کروانا چاہ رہی ہوں کہ عالمی سطح پر خواتین پر تشدد اور فرسودہ رسومات کے خاتمه کے لئے 16 اتحاجی دن منائے جا رہے ہیں تاکہ لوگوں میں شعور بیدار ہو سکے کہ خواتین کی ترقی کے بغیر ترقی کا سفر ممکن نہیں۔ میں

اس سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں اور آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ rule 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ شمیلہ اسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ ہم خواتین پر ہر قسم کے تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ آپ اس قرارداد کی gist بتاویں۔

محترمہ شمیلہ اسلام: جناب سپیکر! تشدد خواہ وہ گھریلو، سماجی، معاشری یا معاشرتی ہو، ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ملک سے امتیازی قوانین کا خاتمه کیا جائے اور منصفانہ قوانین کے ذریعے خواتین کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کیا جائے۔ ملک سے کاروکاری، جبری شادی، وٹہ سٹہ، ونی، چھوٹی عمر کی شادی، قرآن سے شادی، غیرت کے نام پر قتل، جسیز کی لعنت اور دیگر فرسودہ رسمات کا خاتمه کرنے کے لئے قوانین بنائے جائیں اور ان پر سختی سے عملدرآمد بھی کروایا جائے اور پاکستان میں خواتین اور چھوٹی بیویوں کے ساتھ جو تشدد اور دہشت گردی کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اس کا سد باب کیا جائے۔ ہر ضلع کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں تشدد کی بیکار خواتین کے لئے علیحدہ وارڈ بنایا جائے، نہ صرف وہاں ان کا مفت علاج ہو بلکہ دیگر سویلیات بھی فراہم کی جائیں اور ڈسٹرکٹ پولیس کو بھی پابند کیا جائے کہ ترجیحی بندیوں پر ان کے cases کا فیصلہ کیا جائے۔ ظالموں کو عبرت ناک سرزادی جائے اور تشدد کی قوموں کی روایت کو جاری رکھنے والوں کو بھی قانون کی کپڑے میں لاایا جائے اور خواتین کے حقوق کو انسانی حقوق سمجھتے ہوئے ان کا تحفظ کیا جائے تاکہ اس اسلامی ملک میں خواتین عزت، وقار، حرمت اور خوداعتمادی کی زندگی بسر کر سکیں۔ شکریہ

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شمیلہ اسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے صرف یہ بات کرنی تھی کہ میری تحریک التوائے کا راج کے لئے تھی تو اگر آج یہ پیش نہیں ہوئی تو سیکا یہ مجھے پھر سے پیش کرنی ہے یا اس کو

کر دیں تو مربانی ہو گی۔ ایک ادھر سے بولے اور ایک ادھر سے بولے تو وزیر قانون صاحب ایک ایک بندے کا جواب دیتے رہیں تو میرا یہ مشورہ ہے کہ ایسی باتوں کے لئے پریس کانفرنس کر لیا کریں۔

**جناب ڈپٹی سپریکر:** انعامی صاحب کی جو تحریک استحقاق ہے اسے میں assurance کیمیٹی کو refer کرتا ہوں That will look in to it اور اس کے مطابق اگر آپ کوئی تحریک استحقاق بھی دینا چاہتے ہیں تو وہ بھی آپ کر لیں۔ جو نکہ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے تو محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کو تحریک التوائے کار دوبارہ fresh move کرنا پڑے گی۔ اب اجلاس کا ایجمنڈ مکمل ہو گیا ہے۔ آج ہم نے صحت پر بحث رکھی ہوئی تھی پھر کوئی وقت کی کمی ہے اور وقت ختم ہو چکا ہے تو اس کو اگلے سیشن میں take up کریں گے اور حکومتی نفع اس کا ایجمنڈ دے گا۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

### اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(52)/2008/1201. Dated 28<sup>th</sup> November, 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly w.e.f. November 28, 2008 on the conclusion of the sitting on that day.

Dated Lahore,  
27<sup>th</sup> November 2008

SALMAAN TASEER  
GOVERNOR OF THE PUNJAB"